بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 49 — شمارہ 50

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

17 رمضان 1421 ہجری 14 فتح 1379 ہش 14 دسمبر 2000ء

Postal Reg. No: PB/1023/ 2000

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

قادیان 9 دسمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ۔ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور اپنی صحت کے متعلق مختصر ذکر فرمایا۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی شفائے کاملہ عاجلہ۔ مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے خوشیوں اور شادمانیوں سے بھرپور رمضان المبارک کا دوسرا جمعۃ المبارک

سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا

حضرت امیر المؤمنین نے تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے احباب جماعت رمضان کے مقدس ایام میں پیارے امام کی صحت و سلامتی کیلئے دعائیں جاری رکھیں

قادیان 8 دسمبر (ایم۔ٹی۔اے) الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 ہفتوں کے وقفہ کے بعد آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور احباب کو اپنی صحت کے متعلق اطلاع دی حضور اقدس نے سورہ آل عمران کی آیت 93 لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون وما تنفقوا من شیء فان اللہ بہ علیم کی تلاوت فرمائی پھر اس کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد ایک حدیث بیان کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر ضرور ملے گا شرط یہ ہے کہ خدا کی رضا کی خاطر ہو دکھاوے کی خاطر نہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا پھر فرمایا کہ آج میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا مالی سال 31 اکتوبر کو بڑی شان کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اور یکم نومبر 2000 سے ہم تحریک جدید کے نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں گذرے ہوئے سال کے دوران 17 نئے ممالک کو پہلی دفعہ تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق ملی اور اس طرح اب تک 110 ممالک تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں کل وصولی 19 لاکھ 74 ہزار 600 پونڈ ہے جو کہ گذشتہ سال کی نسبت دو لاکھ پونڈ زیادہ ہے۔ گذشتہ سال تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے موقعہ پر میں نے امید ظاہر کی تھی کہ مجاہدین کی تعداد آئندہ 3 لاکھ ضرور ہو جائے گی الحمد للہ۔ مجاہدین کی تعداد امسال 3 لاکھ 10 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے مجاہدین کی تعداد میں 45 ہزار کا جو اضافہ ہوا ہے اس میں زیادہ تر نو مبائعین شامل ہیں اور دوران سال مجاہدین کی تعداد میں اضافہ کے لحاظ سے ہندوستان سر فہرست ہے افریقہ میں نو مبائعین کو تحریک جدید میں شامل کرنے کے لحاظ سے کینیا سب افریقی ممالک سے آگے نکل گیا ہے پاکستان کا نام اس سال خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ نہایت نامساعد حالات کے باوجود پاکستان کو حیرت انگیز ترقی کرنے کا موقعہ ملا اور لاہور کی جماعت اس قربانی میں اس لحاظ سے بہت قابل قدر ہے کہ پاکستان کی تمام جماعتوں سے آگے بڑھ گئی ہے پاکستان کی تین بڑی جماعتوں میں سے پہلے نمبر پر آئی ہے۔ پہلے نمبر پر لاہور پھر کراچی پھر ربوہ۔ امریکہ اور جرمنی کی جماعتوں کی ایک دوسرے پر سبقت کا روایتی مقابلہ اسی طرح جاری ہے۔ مگر امسال پاکستان کے باہر کے ممالک میں امریکہ دنیا بھر کی جماعتوں میں اول رہا ہے اور جرمنی کو 64 ہزار پونڈ سے پیچھے چھوڑ گیا ہے اب میں اس کے ساتھ ہی تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اب چند عمومی باتیں میں جماعت کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں آج میں اس لئے خود حاضر ہوا ہوں کہ میری لمبی غیر حاضری سے جماعت بہت بے چین تھی اور میں خود بھی بہت بے چین تھا کہ خود جمعہ میں حاضر ہو کر اپنی زبان سے جماعت کو کچھ نصیحتیں کروں فرمایا سب سے پہلی نصیحت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے سے چھوٹے فرمان کو بھی کبھی یہ سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ اس کا اطلاق محض پرانے زمانے میں ہوتا تھا۔ اس ضمن میں حضور انور نے اپنے دانتوں کے علاج کے سلسلہ میں بعض امور بیان فرما کر دانتوں کی صفائی و حفاظت کے متعلق آنحضرت ﷺ کی بعض بیش قیمت نصائح بیان فرمائیں۔

فرمایا آنحضرت ﷺ کی کوئی بات کسی زمانے میں بھی پرانی نہیں ہوتی دانتوں کی صفائی کے متعلق آپؐ نے بیحد نصیحتیں فرمائی ہیں پانچ وقت مسواک کرنا بہت ہی باریک ضروریات کا آپ نے خیال رکھا اور کسی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کو بھی نظر انداز نہیں کیا اور فرمایا داڑھوں کی حفاظت کا راز اس میں ہے کہ ہڈیاں چبانے میں زور نہ لگایا جائے فرمایا اسی سے مجھے نقصان ہوا میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آنحضرتؐ کی کسی نصیحت کو ماضی کی نصیحت نہ سمجھا کریں وہ قیامت تک اطلاق ہونے والی باتیں ہیں فرمایا میرے ڈاکٹر صاحب بہت قابل ہیں اور میری بیماری کی ہر رگ کو سمجھتے ہیں فرمایا بعض اور ڈاکٹر مجھے مشورے لکھتے ہیں آپ یہ کریں وہ کریں یہ کھائیں وہ کھائیں ان کو معلوم نہیں میرے ڈاکٹر بہت چوٹی کے ڈاکٹر ہیں ان کو مزید کسی مشورے کی ضرورت ہے ہی نہیں آپ جو محبت اور شوق سے مشورے دیتے ہیں ان کا میرے دل میں احساس ہے قدر ہے انکو شکر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں لیکن بہتر یہی ہے کہ مشورے نہ دیا کریں۔ لوگوں کو کچھ پتہ ہی نہیں مجھے کیا تکلیف ہے کیا بیماری ہے نہ وہ اس فن کے ماہر ہیں ان کے مشورے تو مجھے ممنون ضرور کرتے ہیں لیکن احباب ایسے مشورے نہ بھجوائیں۔

فرمایا سب احباب جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جب مجھ سے ملنے کیلئے چند خاندان آتے ہیں تو بہت سے ایسے ہیں جو اس بات پر روتے رہے ہیں کہ نہ مجھے اپنی فکر ہے نہ بڑوں کی نہ چھوٹوں کی صرف آپ کی بیماری کا غم لگا ہوا ہے یہ سارے میرے محسن ہیں جو مجھے دعائیں دیتے ہیں جن کے آنسو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں لیکن کثرت سے ایسے محسن بھی ہیں جو میرے آنسو تو کبھی دیکھ لیتے ہوں گے مگر مجھے ان کے آنسو دکھائی نہیں دے سکتے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ جماعت کی بڑی تعداد ہے جو اسی طرح میرے غم میں روتی ہے اور میں سمجھتا ہوں انہی لوگوں کی دعاؤں کی وجہ سے میں پہلے سے بہت بہتر ہوں۔

فرمایا میں ایک اور بات ذکر کر دینا چاہتا ہوں میرے ایک ذاتی خادم ہیں اور وہ جماعت کے بھی خادم ہیں وقف زندگی کی طرح کام کرتے ہیں ان کا نام بشیر احمد ہے ان کا شکریہ ادا کرنا بھول گیا ہوں میں جو عید کے موقع پر تحائف بھجواتا ہوں اس میں یہ اور بشیر سارا سال مل کر محنت کرتے ہیں۔ فرمایا یہ ہو نہیں سکتا کہ لوگ تحفہ دیں اور میں جواباً تحفہ نہ دوں یہ قرآن مجید کا حکم ہے کہ اگر کوئی تحفہ دے تو اسے بڑھ کر تحفہ دو اسلئے میں بمنت درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے عید وغیرہ کے تحائف نہ لایا کریں ملاقات کیلئے شوق سے آئیں مگر تحائف وغیرہ نہ لایا کریں فرمایا بشیر احمد نے جماعتی اور میری ذاتی بہت ہی خدمت کی ہے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آج تک مجھے جتنے تحفے ملے ہیں ان میں سے یہ بہترین تحفہ ہے۔ فرمایا ان سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں جن کی روتی آنکھیں میں نے دیکھی ہیں اور ان کو بھی جن کی روتی آنکھیں میں نے نہیں دیکھیں فرمایا میرے ڈاکٹر ایک بات میری نہ سمجھ سکے ہیں۔ نہ سمجھ سکتے ہیں وہ ہمیشہ نصیحت کرتے ہیں کہ میں اپنے اوپر بوجھ نہ ڈالوں فرمایا حالانکہ میری بیماری ہی یہی ہے کہ میں اپنے پر بوجھ نہیں ڈال رہا ان کو اندازہ نہیں میں نے کتنے بوجھ اٹھائے ہیں ساری زندگی خدا کے فضل سے کاموں میں گذری ہے جس شخص کی ساری زندگی کاموں میں گذری ہو اس کے لئے کام نہ کرنا بوجھ ہے کام بوجھ نہیں ہے حضور نے اپنے چند کاموں کا مختصر تذکرہ اور تعاون دینے والے دوستوں اور ٹیموں کا خصوصی ذکر کرنے کے بعد

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان ☆☆☆☆☆

راہ خدا میں جان دینے والے 5 شہداء کا تذکرہ

صبر و استقامت اور جرأت و دلیری کی ایمان افروز اور حیرت ناک داستان

رپورٹ یوسف سہیل شوق صاحب ربوہ

گھٹیالیاں کا نام احمدی احباب کیلئے اس لحاظ سے معروف ہے کہ ربوہ کے بعد اسی قصبے میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج قائم ہوا۔ جن میں سے تعلیم الاسلام ہائی سکول آج بھی قائم ہے۔ اس قصبے کی تین ہزار کی آبادی میں دو تہائی تعداد احمدیوں کی ہے جبکہ ایک تہائی غیر از جماعت دوست ہیں اس قصبے میں دو احمدیہ مساجد ہیں ایک شمال میں اور دوسری شرقی سمت میں ہے۔ شرقی سمت کی مسجد قصبے کے شرقی کونے میں واقع ہے جس کے قریب ہی پسرور جانے والی سڑک گزرتی ہے۔ مورخہ 30 اکتوبر 2000ء کی صبح نماز فجر پانچ بجکر پچیس منٹ پر ادا کی گئی۔ امام الصلوٰۃ کے فرائض مکرم مشتاق احمد صاحب انجام دیتے ہیں جو اس مجلس کے زعیم انصار اللہ اور اس جماعت کے سیکرٹری امور عامہ بھی ہیں۔ نماز کے بعد انہوں نے تفسیر صغیر سے سورہ فاتحہ کا درس دیا اور نوٹس بھی پڑھے جس کی وجہ سے درس معمول سے قدرے طویل ہو گیا۔ درس ختم ہونے کے بعد ایک نوجوان خادم محمد اسلم نے ان سے قرآن کریم لے لیا اور ان کے دائیں ہاتھ بیٹھ کر تلاوت کرنے ہی لگا تھا کہ مسجد میں قیامت برپا ہو گئی۔

پسرور کو جانے والی سڑک پر ایک سلیٹی رنگ کی کار آکر رکی جس میں دو افراد بیٹھے رہے اور باقی دو جنہوں نے چادریں لپیٹی ہوئی تھیں اور منہ پر نقاب ڈالے ہوئے تھے مسجد میں داخل ہوئے ادھر درس ختم ہونے کے بعد تین افراد باہر نکلے سب سے آگے عباس علی صاحب تھے جو ایک مضبوط اور تنومند 35 سالہ جوان تھے۔ کلاشنکوفوں سے مسلح دو افراد نے جو مسجد کے صحن سے آگے آکر دروازے تک پہنچ چکے تھے اندر سے نکلنے والے تین افراد کو واپس مسجد میں جانے کو کہا۔ عباس علی صاحب بڑی جرأت و دلیری سے آگے والے شخص سے الجھ پڑے۔ اور اس کی گن پر ہاتھ ڈال دیا اور ڈپٹ کر کہا تم کون ہو تم باہر نکلو۔ اسی لمحے دوسرے مسلح شخص نے کلاشنکوف عباس علی صاحب کے جسم سے لگا کر پورا برسٹ ان کے پیٹ میں اتار دیا۔ اور اندر سے آنے والے دوسرے نوجوان کو بٹ مار کر اندر گرا دیا۔ اور تیسرے نوجوان تنسیم عرف مٹھو کو بھی اندر دھکیل دیا۔ اس نے اندر آتے ہی دروازہ بند کرنے کی کوشش کی اور ایک دروازے کے کنڈی لگا دی مگر دوسرا دروازہ بند نہ کر سکا۔ مسجد کے اندر بعض لوگ ابھی بیٹھے تھے اور بعض کھڑے تھے مشتاق صاحب نے جو محراب میں بیٹھے تھے جب ایک نوجوان کو اندر کی طرف گرتے دیکھا تو وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی مسلح شخص کی کلاشنکوف سے گولیاں چلنے لگیں اس نے نیم دائرہ بنا کر ساری مسجد کے اندر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ گولیوں سے نکلنے والا دھواں اور جسموں سے نکلنے والا لہو ہر طرف پھیل گیا تھا۔ دونوں مسلح افراد نے چند لمحوں میں اپنی کارروائی ختم کی اور باہر نکل گئے۔ باہر نکل کر انہوں نے ہوائی فائر کیا تا کہ کوئی ان کے پیچھے نہ آسکے پھر وہ بھاگ کر گاڑی میں جا بیٹھے اور سلیٹی رنگ کی کار پسرور کی طرف فرار ہو گئی۔

مسجد کے اندر لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑے تھے جن کو زیادہ گولیاں لگی تھیں وہ جان کنی کی کیفیت میں تھے۔ مشتاق صاحب حملہ آوروں کے جانے کے بعد کھڑے ہوئے تو ان کو احساس ہوا کہ وہ زندہ ہیں اور ان کا جسم بھی سلامت ہے دراصل حملہ آور کے سامنے مسجد کا ستون تھا اور ستون کے عین سامنے محراب تھی جس میں مشتاق صاحب کھڑے تھے جب ان کو احساس ہوا کہ وہ زندہ سلامت ہیں مگر بہت سے احباب شدید زخمی ہیں تو ان کے سینے سے اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی جو لوگ زندہ بچ گئے تھے انہوں نے اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے لگانے شروع کر دیئے مشتاق صاحب نے لوٹے میں پانی لا کر زخمیوں کو پلانا شروع کیا۔ قصبے کے دیگر لوگ بھی جمع ہو گئے۔

ایک ایمان افروز نظارہ

لوگ زخمیوں کو سنبھالنے لگے تو ایک عجیب ایمان افروز نظارہ نظر آیا۔ جس زخمی کو سنبھالنے لگتے وہ ساتھ کے زخمی کی طرف اشارہ کرتا کہ پہلے اس کو سنبھالو۔ شدید زخمیوں کو موت کی آخری گھڑیوں میں بھی اپنے ساتھیوں کی فکر تھی۔ راہ خدا میں شہادت کا جام نوش کرنے والے عطاء اللہ صاحب کو گولیاں لگیں تو وہ نوجوان قسیم اسلم پر گر گئے۔ قسیم اسلم 13 سال کا واقف نو ہے۔ گولیوں کی بوچھاڑ ختم ہوئی تو 65 سالہ عطاء اللہ نے پوچھا بیٹا تمہارا کیا حال ہے۔ قسیم فوراً بولا چاچا جی میری بات چھوڑیں آپ کا کیا حال ہے؟ اپنی حالت بتائیں۔ عطاء اللہ صاحب کے جسم سے درجن بھر گولیاں پار ہو چکی تھیں اور وہ نیم بے ہوش تھے۔

گھٹیالیاں کے ان احمدیوں نے وہ شاندار روایات زندہ کر دیں جب میدان جنگ میں شدید زخمی ہونے والے اپنے سے زیادہ دوسروں کی فکر کرتے تھے اور دوسرے زخمیوں کو پانی پلانے کا کہتے تھے۔

نصیر احمد صاحب جو زخمیوں اور جان قربان کرنے والوں میں سب سے معمر ہیں اور جو اس وقت نارووال میں زیر علاج ہیں جب ان کو اٹھانے لگے تو بولے مجھے چھوڑو عباس کو اٹھاؤ۔ وہ زیادہ زخمی ہے پھر گاڑی میں نصیر اور عباس صاحب کو ڈالا تو عباس کا سر اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ ہر زخمی دوسرے کو کہتا تھا کہ اسے سنبھالو مجھے چھوڑ دو۔

مشتاق صاحب نے بتایا کہ میرے بھائی عطاء اللہ صاحب میری بیوی کے چچا غلام محمد صاحب۔ میرے بھتیجے افتخار احمد اور شہزاد احمد زیادہ سخت زخمی تھے۔ موقع پر سب سے پہلے افتخار احمد صاحب شہید ہوئے پھر نوجوان شہزاد احمد جس کی عمر 16 سال تھی اور جو فرسٹ ائر کا طالب علم تھا۔ راہ مولا میں قربان ہو گئے۔ زخمیوں کو گاڑیوں میں ڈال کر لے جایا گیا نارووال پہنچ کر عطاء اللہ صاحب زندگی کی بازی ہار کر مولا کی راہ میں حاضر ہو گئے۔ اور پھر عباس صاحب جنہوں نے حملہ آوروں کو سب سے پہلے روکنے کی جرأت کی تھی راہ مولا میں جان فدا کر گئے۔ شدید زخمیوں کو لاہور منتقل کیا گیا وہاں جا کر ہسپتال میں داخل ہونے سے پہلے ہی 68 سالہ بزرگ غلام محمد صاحب ولد علی محمد صاحب راہ مولا میں جان فدا کر گئے۔ اسی طرح گھٹیالیاں خورد کے پانچ احباب نے راہ خدا میں جان فدا کرنے کا روحانی تاج پہن لیا۔ کیسا خوش قسمت ہے یہ چھوٹا سا قصبہ جس کے دامن میں 5 ہیرے ہیں جنہوں نے مولا کے راستے میں جان قربان کرنے کا اعزاز پایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کے درجات اپنی جناب میں ہر لحظہ و ہر آن بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔ سب سے پہلے راہ مولا میں جان قربان کرنے والے افتخار صاحب کو 15-16 گولیاں لگیں۔ دیگر مرحومین کو بھی اسی طرح کئی کئی گولیاں لگیں صرف نوجوان شہزاد ایسا تھا جس کو صرف ایک گولی لگی جو موت کا سبب بن گئی۔

صبر کا عظیم الشان مظاہرہ

وفات پانے والوں کا پوسٹ مارٹم پسرور کے سرکاری ہسپتال میں ہوا۔ اگرچہ سارے گاؤں پر خوف اور دہشت اور شدید غم کی حالت طاری تھی مگر کہیں بھی احمدیوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اگرچہ ہر آنکھ آنسو بہا رہی تھی مگر کہیں سے بھی بین کرنے کی صدا بلند نہ ہوئی نہ کوئی بے صبری کا کلمہ منہ سے نکلا۔ جنازوں کو تدفین کیلئے لے جانے تک ہر طرف لا الہ الا اللہ اور کلمہ شہادت کا ورد جاری تھا۔ غیر از جماعت احباب کیلئے جو بڑی کثرت سے آئے ہوئے تھے یہ ایک حیران کن نظارہ تھا کہ کسی گھر سے رونے پیٹنے یا چیخنے چلانے اور بین کرنے کی آواز بلند نہ ہوئی۔ آواز آئی تو لا الہ الا اللہ کے ورد کی اور کلمہ شہادت کے ورد کی۔ جماعت احمدیہ کی روحانی تربیت کا یہ نظارہ غیر از جماعت دوستوں کیلئے بے حد متاثر کن تھا۔ چنانچہ ایک اخبار نے تو خاص طور پر سے اس کیفیت کا ذکر کیا۔

راہ خدا میں جان دینے والوں کے تابوتوں اور کفن دفن کا سارا انتظام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے کیا گیا۔ اور تین دن تک تمام گھروں اور مہمانوں کے کھانے کا انتظام بھی حضور ایدہ اللہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ پولیس کی بڑی تعداد بھی اس سانحے کے بعد آئی تھی جن کی تعداد ڈیڑھ سو کے لگ بھگ تھی۔ ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام بھی جماعت کی طرف سے کیا گیا۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ ٹی آئی ہائی سکول گھٹیالیاں کی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ جنازہ میں شرکت کے لئے مرکز سلسلہ سے ایک وفد آیا۔ ارد گرد کی جماعتوں سے بے شمار احمدی احباب بسوں، کاروں، ٹرالیوں اور موٹر سائیکلوں پر آئے تھے۔ جنازے کے شرکاء کی تعداد کا اندازہ ساڑھے تین سے پانچ ہزار تک لگایا گیا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد گھٹیالیاں کے قبرستان میں پانچوں راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں کی تدفین ہوئی۔ جنازہ ادا کرنے کے بعد احباب نے بڑی ترتیب اور نظم و ضبط سے مرحومین کا آخری دیدار کیا کہیں بھی کوئی بد نظمی یا افراتفری دیکھنے میں نہیں آئی۔ ہر کام سلیقے ترتیب اور اطمینان سے ہوا۔

گھٹیالیاں کی ماؤں بہنوں اور مردوں اور بچوں کو سلام جنہوں نے صبر و استقامت کی

(باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس لیلۃ القدر کو لے کر آئے تھے اس کے ساتھ سارا زمانہ قیامت تک کے لئے روشن ہو گیا اور آپ ہی کی لیلۃ القدر ہے جس کی برکت سے اب توحید کی طرف دنیا متوجہ ہو رہی ہے

بہت سی ایسی برکتیں ہیں جو اس سال کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہیں۔ خدا کرے کہ وہ برکتیں ساری جماعت کو نصیب ہوں اور غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمارے حق میں اور دنیا کے حق میں کارفرما ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۳۱ فتح ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشھد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ اياك نعبد و اياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ . وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ. لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ . تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ. سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾۔(سورۃ القدر)

یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا۔ اس سے مراد قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دونوں ہو سکتے ہیں۔ اور دونوں ہی ہیں۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے، ہر معاملہ میں سلام ہے یہ (سلسلہ) طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

ان آیات کریمہ کا ترجمہ مشکل ترجمہ ہے کیونکہ کئی پہلو اس میں تھوڑے سے الفاظ میں بیان ہو چکے ہیں اس لئے تفصیل میں جا کر تو بات کھل جائے گی مگر اس وقت جو ترجمہ پڑھا گیا ہے اس میں کسی آیت کا حصہ پہلے بیان ہوا ہے اس کے بعد کا حصہ دوسری آیت کے شروع میں بیان ہوا ہے اور اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ بہر حال جو سیدھا ترجمہ اس کا صاف لفظوں میں ہو سکتا تھا وہ میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

اس سلسلے میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعض احادیث ہیں ان کے حوالے سے میں اس مضمون کو مزید کھولتا ہوں۔ کیونکہ یہ دعا کے دن ہیں اور خاص طور پر لیلۃ القدر کے امکان کی وجہ سے بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ مائل ہوتی ہے۔ پہلی حدیث دعا ہی سے متعلق لی گئی ہے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں۔(سنن ابن ماجه ، كتاب الدعاء)۔ اللہ کے نزدیک معزز سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی قدر کرتا ہے۔ دعا کی طرف جھکتا ہے، ورنہ خدا کے نزدیک تو کوئی چیز بھی معزز ان معنوں میں نہیں کہ خدا سے بلند تر ہو بلکہ خدا کے نزدیک معزز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دعاؤں پر جھکتا ہے اور ان کو قبول فرماتا ہے۔

مسلم کتاب الذکر میں یہ حدیث ہے۔ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ کسی دعا کے ساتھ گناہ یا قطع رحمی کا ارتکاب نہ کرے“۔

اب یہ بہت ہی ضروری پہلو ہے جس کو لوگ دعا کے وقت نظر انداز کر دیتے ہیں۔ دعائیں خواہ کتنی ہی مانگیں لیکن اگر قطع رحمی کریں، جہاں خدا نے رحموں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے ان کے رشتہ داروں کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے اگر وہ قطع رحمی سے کام لیتے چلے جاتے ہیں اور گناہوں سے باز نہیں آتے تو پھر اس دعا کا کوئی فائدہ نہیں۔

پھر فرمایا ”اور جب تک جلد بازی سے کام نہ لے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ کہتا ہے کہ مَیں نے بار بار دعا کی مگر مَیں نے اس کی قبولیت کی کوئی علامت نہیں دیکھی۔ اس پر وہ تھک کر دعا چھوڑ دیتا ہے۔(مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار)۔

تو مراد یہ ہے کہ یہ لوگ جو نہ گناہوں سے باز آتے ہیں، نہ قطع رحمی سے باز آتے ہیں، وہ دعا کے بارے میں بھی بالآخر مایوس ہو جاتے ہیں کیونکہ بار بار دعا کے نتیجہ میں ان کو کوئی جواب نہیں ملتا تو پھر یہی کہتے ہیں کہ ہم نے تو کوئی بھی قبولیت نہیں دیکھی۔ پس ایسا شخص تھک کر دعا کو چھوڑ ہی دیتا ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عبادت کے لئے اتنی کوشش فرماتے تھے جو اس کے علاوہ دیکھنے میں نہیں آتی تھی۔(صحيح مسلم كتاب الاعتكاف باب الاجتهاد فى العشر الاواخر من شهر رمضان)۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا قیام و سجود تو ہمیشہ بہت لمبے عرصہ تک خدا کے حضور گریہ وزاری میں صرف ہوتا تھا اور یہ عام دنوں کی بھی حالت ہے مگر رمضان کے آخری عشرہ میں تو خصوصیت سے غیر معمولی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دعاؤں اور گریہ وزاری میں مصروف رہتے۔ بعض دفعہ ساری ساری رات کھڑے رہتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خود حکماً آپ کو فرمایا کہ بس اتنا زیادہ نہ کر۔ دن اور رات بدلتے رہتے ہیں کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں زیادہ ہوتے ہیں اس لئے ایسی بات نہ کر جس سے صحابہ کو بھی پھر مشکل پڑ جائے اور آئندہ اس کو نبھا نہ سکیں۔ تو اس بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی راتوں کی عبادت کو جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا نسبتاً چھوٹا کر دیا مگر وہ چھوٹا ہونا بھی بہت لمبا ہوا کرتا تھا۔ ہمارے ہاں چھوٹے کا اور تصور ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نمازیں چھوٹی کرنے سے مراد کچھ اور ہی ہے یعنی رات کا تیسرا حصہ بھی اگر یا نصف حصہ بھی انسان رات کو گریہ وزاری میں گزارے تو پھر اسے سمجھ آ سکتی ہے کہ یہ کیا چیز ہے ورنہ دور بیٹھے نظارہ کرنے سے کچھ سمجھ نہیں آتی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے متعلق آخری عشرہ کے متعلق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کمر ہمت کس لیا کرتے تھے اور بے انتہاء عبادت کرتے تھے۔(مسند احمد بن حنبل باقی الانصار)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ”عمل کے لحاظ سے اِن دس دنوں یعنی آخری عشرہ سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے نزدیک عظمت والے اور محبوب کوئی اَور دن نہیں ہیں۔ پس ان ایام میں تہلیل، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه بکثرت پڑھا جائے، تکبیر یعنی اَللّٰه اکبر، اَللّٰه اکبر بکثرت پڑھا جائے اور تحمید یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰه بکثرت پڑھنی چاہئے۔(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحه ۷۵ مطبوعه بيروت)

بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دیدی۔ پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات بھی اعتکاف بیٹھتی رہیں۔(بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتكاف فى العشر الاواخر)۔

پس مبارک ہو معتکفین .کہ جو اس سنت پر عمل کر رہے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو کوشش کرتے ہیں کہ پھر زندگی بھر اعتکاف بیٹھتے رہیں۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ آپؐ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنایا گیا۔ ایک دن آپ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو سنانے کے لئے قرآن بالجہر نہ پڑھیں"۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۶۷ مطبوعہ بیروت)

'ایک دوسرے کو سنانے' سے مراد ضروری نہیں کہ نیت میں یہ ہو کہ ہم دوسروں کو سنائیں بلکہ بعض لوگ عادتاً بھی کچھ اونچی آواز سے پڑھتے ہیں جبکہ معتکفین ساتھ جو ہیں اس میں ان کی توجہ بٹ جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو مسجد نبوی بہت کھلی تھی اور جس طرح یہاں مسجد میں معتکفین کی وجہ سے غیر معمولی ہنگامہ سا ہو جاتا ہے اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد نبوی میں یہ بات نہیں تھی بلکہ بہت کھلی مسجد تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حجرہ بھی الگ بنایا گیا تھا باقیوں سے ہٹ کر لیکن اس کے باوجود آپؐ نے لوگوں کی آوازیں سنی ہونگی گریہ وزاری کی اور تلاوت وغیرہ کی جس پر آپؐ نے باہر نکل کے فرمایا کہ دیکھو اپنے رب سے راز و نیاز تو کرو مگر سناؤ نہیں لوگوں کو کیونکہ اس سے ان کی توجہ بٹ جاتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے۔ یہ متفق علیہ ہے بخاری اور مسلم دونوں میں یہ روایت درج ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ تو یہاں آخری عشرے کی بات ہو رہی ہے لیکن مختلف روایات کے نتیجے میں پتہ لگتا ہے کہ آخری عشرے کے آخری حصہ کی طرف رسول اللہ ﷺ کی زیادہ توجہ تھی یعنی آخری سات دن جو ہیں ان میں لیلۃ القدر کی تلاش کی طرف زیادہ متوجہ رہتے تھے کیونکہ صحابہ کا بھی یہی تجربہ تھا۔

چنانچہ اس تجربے کے متعلق ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے کچھ صحابہؓ کو خواب میں لیلۃ القدر رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی۔ اور ان سب کا اتفاق ہو گیا یعنی سب نے خواب دیکھی کہ رمضان کے آخری سات دنوں میں لیلۃ القدر ہو گی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری سات دنوں پر متفق ہیں اس لیے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ اسے رمضان کے آخری سات دنوں میں تلاش کرے۔ (بخاری کتاب الصوم باب التمسوا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر)

اب چونکہ سب صحابہ کا اس سال کا یہی اتفاق تھا یعنی اس بات پہ متفق ہو گئے تھے جو اپنی خوابوں کی بنا پر متفق ہوئے تھے کہ آخری سات دنوں میں ہی ہو گی تو ممکن ہے کہ آخری عشرہ میں پہلے بھی ہو سکتی ہو مگر اس سال خاص طور پر آخری سات دنوں کے متعلق ہوا ہو گا۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لیلۃ القدر کے بارہ میں فرمایا کہ یہ ستائیسویں (۲۷ ویں) یا انتیسویں (۲۹ ویں) رات ہے۔ (مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین)

پس مختلف سالوں میں، مختلف دنوں میں خاص طور پر لیلۃ القدر کی خوشخبری دی گئی ہے اس لئے تلاش سارے عشرے میں ہی کرنی چاہئے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کسی سال کے کون سے عشرہ کا کونسا دن ہے جو لیلۃ القدر کی رات کا دن ہے اس لئے ستائیسویں یا انتیسویں کا بھی حکم ہے لیکن یہ خیال دل سے نکال دیں کہ صرف ستائیسویں یا انتیسویں کو اٹھیں گے تو آپ کو لیلۃ القدر نصیب ہو جائے گی۔ لیلۃ القدر عشرہ میں کسی وقت بھی ہو سکتی ہے اور ۲۷، ۲۹ر کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے اس سال ضرور ۲۷ر یا ۲۹ر کی خوشخبری ہو گی۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے نفس کے محاسبہ کی خاطر عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب صلوۃ المسافرین۔ باب الترغیب فی قیام رمضان)

شرطیں ایسی ہیں جن کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں اور خالصتاً ثواب کی نیت سے، نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے یعنی اپنے نفس پر غور کرتا ہے کہ میں نے کیا کیا گناہ کیے ہیں کیا کیا خرابیاں میرے نفس میں ابھی تک موجود ہیں، کون سے داغ ہیں جن کو مٹانے میں میں کامیاب ہو چکا ہوں۔ کون سے داغ ہیں جو ابھی چمٹے ہوئے ہیں اور باقی رہ گئے ہیں۔ یہ سب محاسبہ کے اندر باتیں آتی ہیں۔ تو جو محاسبہ کی نیت سے اٹھتا ہے اور دعائیں کرتا ہے اس کی لیلۃ القدر میں اس کے پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

ترمذی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات "لیلۃ القدر" ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ آپؐ نے فرمایا تم یوں دعا کرنا اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے اور بخشش کو پسند کرتا ہے، مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے۔ مختصر اصل الفاظ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور وہ یاد کرنا کوئی مشکل نہیں۔ انہی الفاظ میں دعا زیادہ بہتر ہے۔ "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ اِنَّکَ عَفُوٌّ تو مجسم عفو ہے کریم ہے، بہت معزز ہے تُحِبُّ الْعَفْوَ، عفو کو پسند فرماتا ہے فَاعْفُ عَنِّیْ پس مجھ سے بھی درگزر فرما۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ معتکف کے لئے سنت ہے کہ نہ تو وہ مریض کی عیادت کرنے کے لئے جائے نہ ہی جنازہ کے ساتھ جائے۔ اب یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ جنازہ کے ساتھ جانا، نامناسب اور ناجائز ہے مگر اگر جنازہ یہاں آیا ہوا ہو اور معتکف اس میں شامل ہو جائے تو وہ اور بات ہے۔ لیکن مراد یہ ہے کہ قبرستان جانا معتکف کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی عورت سے مساس کرے اور نہ ہی اس سے ازدواجی تعلقات قائم رکھے۔ صرف حوائج ضروریہ کے لئے نکلے۔ اور اعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگ جو روزہ نہیں رکھ سکتے اور بعض خواتین نہیں رکھ سکتیں ان کے لئے اس حالت میں اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے۔ اور پھر فرمایا نہ ہی اعتکاف جامع مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ ہو سکتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصوم)۔ تو یہاں جامع مسجد سے مراد ہر جگہ کی جامع مسجد ہے ورنہ یہاں اگر لندن میں کہا جائے کہ یہیں اسی مسجد کو جامع مسجد قرار دیا جائے اور سارے انگلستان سے یا سارے لندن سے ہی لوگ اکٹھے ہوں تو یہ ممکن نہیں ہے۔ چھوٹی سی جگہ میں اتنے لوگ سمیٹے جا ہی نہیں سکتے۔ تو جامع مسجد سے مراد اس زمانے کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مسجد تھی جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور نماز پڑھایا کرتے تھے۔ باقی مساجد میں مدینے میں اس مسجد کو چھوڑ کر اپنا الگ اعتکاف بیٹھنا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو اپنا سر میرے قریب کر دیتے تو میں آپ کو کنگھی کر دیتی۔ اور آپؐ گھر صرف حوائج ضروریہ کے لئے آتے۔ (صحیح مسلم کتاب الحیض)۔

اب جو پہلی حدیث میں لمس تھا کہ عورت کی لمس، اس سے ہر گز یہ مراد نہیں کہ پاک وصاف نیت کے ساتھ اگر عورت، بیوی سر کو ہاتھ لگا دے تو یہ بھی لمس میں آئے گا اور یہ منع ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو بات کر رہی ہیں مسجد نبوی کے ساتھ ہی آپ کے گھر تھے اور کھڑکیاں گھروں میں کھلتی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چونکہ بالوں کی صفائی اور کنگھی وغیرہ کرنے کو پسند فرماتے تھے اس لئے کھڑکی میں سے سر باہر نکالتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی حالت میں آپ کی کنگھی کر کے آپ کو جیسا کہ آپ کی مرضی تھی تیار کر دیا کرتی تھیں۔ تو یہاں لمس سے غلط فہمی نہ ہو۔ یہ لمس مراد نہیں ہے کہ یہ لمس بھی نعوذ باللہ من ذالک گناہ ہے یا اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اس سے۔ ہاں حوائج ضروریہ کے لئے صرف گھر جایا کرتے تھے اور اس میں بھی یہ نہیں کہ حوائج ضروریہ کے لئے جائیں تو باتیں شروع ہو جائیں۔ صرف اپنے کام سے کام ہوتا تھا حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر پھر واپس تشریف لے آیا کرتے تھے۔

یہ تو وہ احادیث نبویہ ہیں جن میں لیلۃ القدر کی بہت حد تک تشریح موجود ہے۔ لیلۃ القدر کے متعلق جو یہ فرمایا گیا ہے کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہزار مہینے کتنے سال بنتے ہیں۔ اسی سال سے اوپر دو مہینے۔ تو ساری عمر ہے ایک انسان کی۔ عمر طبعی عام طور پر اوسطاً اس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ بہت بڑی عمر ہے اسی سال اور دو مہینے۔ تو اگر لیلۃ القدر کی ایک رات کسی کو نصیب ہو جائے تو اسی سال کے بڈھے کے لئے وہ ایک ہی رات بہت ہے۔ مراد یہ ہے کہ اسی سال کا بڈھا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ایک انسان کی عمر جب اسی سال تک پہنچ جائے تو پوری عمر بن جاتی ہے۔ تو اگر جوانی میں یہ لیلۃ القدر نصیب ہو جائے تو اس ساری عمر سے زیادہ ہے وہ ایک رات۔

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

اب اس کی تشریح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فرمایا ہے وہ میں اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہاں لیلۃ القدر کے تین معنی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا۔ یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے زمانہ میں وہ آیا جبکہ ملائکہ کا نزول ہوا کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے جو ملائک اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ سوم لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے"۔ یعنی زندگی بھر میں جب بھی وہ وقت آئے جب وہ سب سے زیادہ پاک اور صاف ہو جائے اور خدا کے حضور اپنی جان کو حاضر کردے اس کی لیلۃ القدر وہی ہے۔ "جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے یہ وقت اسے زیادہ میسّر آتا ہے"۔(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲۔ بتاریخ ۳۱/اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳،۱۴)

پھر فرماتے ہیں "ایک لیلۃ القدر تو وہ ہے جو پچھلے حصّہ رات میں ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تجلّی فرماتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو مَیں اس کو قبول کروں"۔ اب ہاتھ پھیلاتا ہے تو جیسا کہ میں نے بارہا عرض کیا ہے محاورہ ہے۔ خدا ہاتھ پھیلاتا ہے بندے کے ہاتھ پھیلانے کے نتیجہ میں۔ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ اپنے ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ توجہ اس طرف مرکوز کر دیتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اور عرش سے گویا یہ آواز دیتا ہے کون ہے جو اس وقت استغفار کرے اور دعا سے میری طرف متوجہ ہو میں اس کو قبول کرنے کے لئے حاضر ہوں۔

"لیکن ایک معنے اس کے اَور ہیں جس سے "یعنی اس معنی سے "بد قسمتی سے علماء مخالف اور منکر ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ہم نے قرآن کو ایسی رات میں اُتارا ہے کہ تاریک و تار تھی اور وہ ایک مستعد مصلح کی خواہاں تھی۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جبکہ اس نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن"۔ کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو محض عبادت کی خاطر پیدا کیا ہے! ۔ "پھر جب انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ تاریکی ہی میں پڑا رہے۔ ایسے زمانے میں بالطبع اس کی ذات جوش مارتی ہے کہ کوئی مصلح پیدا ہو۔ پس اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اس زمانہ کی ضرورت، بعثتِ آنحضرت ﷺ کی ایک اَور دلیل ہے"۔(الحکم۔ جلد ۱۰ نمبر ۲۷۔ بتاریخ [illegible] جولائی ۱۹۰۶ء۔ صفحہ ۴)

پھر فرماتے ہیں: "لیلۃ القدر کے نور کو دیکھنے والا اور وقت کے مُصلح کی صحبت سے شرف حاصل کرنے والا اُس اسّی برس کے بڈھے سے اچھا ہے جس نے اس نورانی وقت کو نہیں پایا اور اگر ایک ساعت بھی اس وقت کو پالیا ہے تو یہ ایک ساعت اُس ہزار مہینے سے بہتر ہے جو پہلے گزر چکے۔ کیوں بہتر ہے؟"۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے بڈھے کا نقشہ کھینچا ہے جس کے ہزار مہینے پہلے ضائع ہو چکے ہیں یعنی اگر مرنے سے پہلے بھی وہ لیلۃ القدر کو پالے اس کے گزرے ہوئے ہزار مہینے سے وہ ایک رات اس کی بہتر ہے۔

فرمایا "اِس لئے کہ اس لیلۃ القدر میں خدا تعالیٰ کے فرشتے اور رُوح القدس اس مصلح کے ساتھ ربّ جلیل کے اِذن سے آسمان سے اُترتے ہیں۔ نہ عبث طور پر بلکہ اِس لئے کہ تا مستعد دلوں پر نازل ہوں اور سلامتی کی راہیں کھولیں سو وہ تمام راہوں کے کھولنے اور تمام پَردوں کے اٹھانے میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ ظلمتِ غفلت دُور ہو کر صبحِ ہدایت نمودار ہو جاتی ہے"۔(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر ۳۔ صفحہ ۳۲،۳۳)

پھر فرماتے ہیں "عادت اللہ اِس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا مُحدَّث اصلاحِ خلق اللہ کے لئے آسمان سے اُترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اُترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں۔ اور برابر اُترتے رہتے ہیں جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دُور ہو کر ایمان اور راست بازی کی صبح صادق نمودار ہو جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ. سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ سو ملائکہ اور رُوح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اُترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلامِ الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے"۔

یہاں خلیفہ سے مراد عام اصطلاح میں جس کو یہاں ہم خلیفہ کہتے ہیں وہ مراد نہیں ہے بلکہ خلیفۃ اللہ ہے۔ براہِ راست جس کو خود اللہ تعالیٰ اپنا خلیفہ مقرر کرتا ہے۔ جیسے آدم کو سب سے پہلے خلیفہ بنایا۔ مگر اس کے بعد جو سب سے عظیم الشان خلیفہ تھا جس کی خلافت کا بیج آدم میں بویا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں "جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے تو روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دُنیا کے مُستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں تب دُنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اُس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالَم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک رُوح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایک ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے"۔(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر ۳۔ صفحہ ۱۲، حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس سے متعلق میں ایک بات بارہا پہلے بھی بیان کر چکا ہوں جو پھر میں بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انتشارِ نور کا ذکر ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام نازل ہوتا ہے اور رات کو دن میں تبدیل کیا جا رہا ہے، لیلۃ القدر جس کو ہم کہتے ہیں، قدر کی رات، تو اس وقت یہ انتشارِ عام ہے اور سب پر پڑتا ہے۔ اس زمانے کی ایجادات کو دیکھیں تو وہ ایجادات بھی اللہ تعالیٰ کے تصرف سے ہو رہی ہوتی ہیں مختلف عقلوں پر روشنی پڑ رہی ہوتی ہے اور وہ استعدادیں چمک اٹھتی ہیں اور ان کے نتیجے میں پھر لیلۃ القدر عام لیلۃ القدر بن کے سارے زمانے کے لئے لیلۃ القدر بن جاتی ہے۔ مگر یہ لیلۃ القدر ان کے لئے اکثر دنیا کی معلومات حاصل کرنے تک ہی محدود رہتی ہے لیکن اس کے ساتھ بہت سی نیک طبیعتیں ہیں جن میں توحید کا جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ طبیعتیں توحید کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس لیلۃ القدر کو لے کے آئے تھے اس کے ساتھ سارا زمانہ قیامت تک کے لئے ان معنوں میں روشن ہو گیا اور آپ ہی کی لیلۃ القدر ہے جس کی برکت سے اب توحید کی طرف دنیا متوجہ ہو رہی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی ہماری لیلۃ القدر لانے والے ہیں اور اس زمانے میں جو کچھ ہم فیض پا رہے ہیں آپ ہی کا فیض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بھی تو آپؐ ہی کا فیض ہیں۔

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم ☆ یک قطرہ ز بحر کمالِ محمدؐ است

یہ چشمہ رواں، جاری رہنے والا چشمہ جو بنی نوع انسان کے لئے میں جاری کر رہا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "یک قطرہ ز بحر کمال محمد است"۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کمالات میں سے محض ایک قطرہ ہے جس کو میں ایک جاری دریا کے طور پر دنیا کے سامنے جاری کر رہا ہوں۔

اس کے بعد دو اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حدیث کے حوالے سے بیان کرتا ہوں۔

فرماتے ہیں "اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَان یعنی میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں۔ اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلّی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"۔(البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۷)

اس تعلق میں آخر پر دو حدیثیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور پھر آج کے خطبے کا اختتام ہو گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا غرغرے سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔(ترمذی، کتاب الدعوات باب فضل التوبة)۔ تو یہاں اسّی سال والا بڈھا جو ہے اس کا تصور کر لیں کہ اگر یقینی موت سامنے آ کھڑی ہو اور غرغرہ ہو جائے تو وہ توبہ کا وقت نہیں رہتا۔ لیکن غرغرے سے پہلے جو موت کا غرغرہ ہے اس سے پہلے اگر انسان تمنا یہ رکھتا ہے کہ میں جیتا چلا جاؤں اس وقت اگر اس کو توبہ نصیب ہو جائے تو وہ سچی توبہ ہے اور وہ خواہ اللہ کے نزدیک دوسری گھڑی ہی اس کی جان نکل جائے مگر وہ اس توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم کتاب التوبہ میں یہ حدیث درج ہے

ارشاد نبویؐ
خَيرُ الزَّادِ التَّقوٰے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794، 27-0471

آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے سے اس کے اس حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ پس اللہ پر حسن ظن کریں اور جتنا زیادہ اللہ پر حسن ظن کریں گے اسی قدر اللہ زیادہ قریب ہوگا اور اپنے بندے کے حسن ظن کو سچا کر دکھائے گا۔ جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

یہ جو خدا تعالیٰ اپنے بندے کے ظن کے مطابق ہوتا ہے اس سلسلے میں یاد رکھنا چاہئے کہ ہر بندے کا ظن اپنا اپنا ہے۔ ایک سادہ گڈریا ہے وہ اپنے ظن کے مطابق باتیں کر رہا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی طرف بھی جھکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ آپ گزر رہے تھے۔ ایک گڈریے کو دیکھا جو اپنے ظن کے مطابق خدا تعالیٰ سے باتیں کر رہا تھا کہ اے اللہ اگر تو مل جائے تو میں تیری گدڑی کو دھوؤں، تیرے پاؤں سے کانٹے نکالوں تو اس طرح پیار کروں، اس طرح تجھے سینے سے لگاؤں۔ حضرت موسیٰ کو یہ بات سن کر بہت غصہ آیا! انہوں نے کہا خبردار تو کون ہوتا ہے خدا کے متعلق ایسی بیہودہ باتیں کرنے والا، خدا کوئی ایسی گئی گزری چیز ہے کہ تو اس کے پاؤں سے کانٹے نکالے، اس کی گدڑی دھوئے، اپنے متعلق تصور کر رہا ہے۔ ابھی حضرت موسیٰ کی ڈانٹ ختم نہیں ہوئی تھی کہ اللہ کی طرف سے حضرت موسیٰ کو ڈانٹ پڑی کہ تو کون ہوتا ہے میرے اور میرے بندے کی باتوں میں دخل دینے والا۔ میں بہتر جانتا ہوں کہ اس بندے سے مجھے کتنا مزہ آ رہا تھا، کتنی پیار کی باتیں تھیں جو میرے دل میں گھر کر رہی تھیں تو نے خواہ مخواہ اس مزے کو کرکرا کرنے کی کوشش کی۔ تو یہ ہے عِنْدَ الظَّنِّ عَبْدِی بِی، اپنے رب سے اپنے خیالات کے مطابق ظن کریں مگر اپنا سمجھ کر ظن کریں، پیار اور محبت کے ساتھ ظن کریں تو اللہ تعالیٰ اس ظن کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ یہ رمضان انشاء اللہ ہمارے لئے یہ ساری خوش خبریاں لے کر آئے گا جن کا ذکر احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے حوالے سے میں نے کیا ہے۔

اب ایک عمومی بات میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ آج ۱۹۹۹ء کا آخری دن اور آخری جمعہ ہے یعنی رمضان کا تو آخری جمعہ نہیں ہے مگر ۱۹۹۹ء کا یہ آخری جمعہ ہے۔ **کل سے سن دو ہزار شروع ہو رہا ہے۔** نئے سال کے آغاز پر مبارکباد میں دیا کرتا ہوں سب دنیا کو، احمدیوں کو، غیر احمدیوں کو سب دنیا کو تو آپ کو اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ہر پہلو سے مبارک فرمائے۔ اس سال کی کچھ خصوصیات ہیں جو حیرت انگیز ہیں ان کے متعلق تفصیل سے آج بات کرنے کا وقت نہیں لیکن آخری جمعہ ہے جسے جمعۃ الوداع کہتے ہیں انشاء اللہ اس حوالے سے کہ کیا کیا خاص باتیں ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ اس رمضان کو ہم سب کے لئے غیر معمولی طور پر بابرکت فرمادے۔ وہی بہتر جانتا ہے کہ اس میں کیا کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں جو اس رمضان میں حیرت انگیز باتیں اکٹھی ہو گئی ہیں تو امام صاحب نے مجھے لکھ کر بھجوائی ہیں بہت سی باتیں۔ میرا خود تو خیال اس طرف نہیں گیا تھا مگر امام صاحب کے توجہ دلانے پر میں نے غور کیا تو واقعۃً یہ ساری خصوصیات ہیں جو اس سال کے اندر خاص ہیں۔ جمعہ سے اس سال کا آغاز ہوا ہے جمعہ پر اس کا اختتام ہوگا اور بہت سی ایسی برکتیں ہیں جو اس سال کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہیں۔ تو خدا کرے کہ وہ برکتیں ساری جماعت کو نصیب ہوں اور غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمارے حق میں اور دنیا کے حق میں کار فرما ہو۔

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

بقیہ صفحہ: (۱)

فرمایا جس کے اتنے بڑے کام ہوں اچانک اس کی زندگی سے نکل جائیں یہ بیماری ہے۔ اور میرے قابل اور پیارے ڈاکٹر جو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ کام نہ بڑھاؤ میں یہ ان کی بات تسلیم نہیں کر سکتا کام بڑھیں تو مجھے فائدہ ہے اور ان کاموں کا نہ ہونا ہی مری زندگی کا خلا ہے اور یہی میری بیماری ہے۔

فرمایا میں ذکر کر دوں کہ خطبہ تو میں دے رہا ہوں لیکن نماز امام صاحب (مولانا عطاء المجیب صاحب راشد) کے پیچھے ہی پڑھوں گا۔ اس پر جماعت کو تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ اب ایک اور سنت پر عمل کرنے دیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور ایک غیر نبی کے پیچھے نماز پڑھتے رہے اور استنباط حدیث سے کیا کہ ایک غیر نبی نبی کا امام ہوگا۔ مگر اس پر تعجب نہیں تو اس پر کیا تعجب ہے کہ ایک خلیفہ کسی غیر خلیفہ کے پیچھے نماز پڑھے میں امید رکھتا ہوں کہ احباب اس پر زیادہ نہیں گھبرائیں گے اور دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اس بیماری کو کلیۃً رفع فرمادے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ نمازیں پڑھانے کی توفیق دی تو نمازیں پڑھاؤں گا لیکن اگر نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت کے مطابق اپنے کسی مقتدی کے پیچھے نماز پڑھا کروں گا۔

بقیہ صفحہ: (۱۱)

روزے دار کا غسل کرنا اور سر وغیرہ پر گرمی یا پیاس کی وجہ سے پانی ڈالنا

اس ضمن میں مختصر طور پر ایک حدیث رسول پیش خدمت ہے۔

(۱) ابوبکر بن عبدالرحمٰنؓ کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی ڈالتے دیکھا ہے" (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

روزہ کی حالت میں بھول کر کھالے یا پی لے تو کیا ہوگا

اس ضمن میں رسول خدا ﷺ کے فرمان ہیں: (۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لیا (اس کا روزہ نہیں ٹوٹا) اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے" (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "میں نے روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لیا" تو آپ نے فرمایا "تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے"۔

لَیْلَۃُ الْقَدر کی فضیلت

روزہ دار کے رمضان کا تیسرا اور آخری عشرہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ ارشاد باری ہے اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ۔ وَمَا اَدْرَاکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ہ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ہ ترجمہ: ہم نے یقیناً اس (قرآن) کو ایک (عظیم الشان) تقدیر والی رات میں اُتارا ہے اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم ہے کہ (یہ عظیم الشان) رات جس میں تقدیریں اُترتی ہیں کیا شے ہے۔ یہ (عظیم الشان) تقدیروں والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے"

حدیث شریف میں آتا ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا "اے اللہ کے نبی اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو کیا دعا کروں"۔ فرمایا: "تم یہ دعا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی" (نسائی ابن ماجہ، ترمذی) شرع کے بیان کے مطابق لیلۃ القدر کا قیام وشب بیداری بیحد اجر و ثواب کا موجب ہے۔ اور یہ کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۵ نومبر ۲۰۰۰ء کو خاکسار کے بھائی جاوید اختر ابن ارشاد احمد صاحب مرحوم آف امروہہ کا نکاح مکرمہ طاہرہ بی بی بنت مکرم محمد یونس صاحب آف امروہہ کے ساتھ ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ اسی روز مکرم رحمت الٰہی ابن ارشاد احمد صاحب مرحوم کا نکاح مسماۃ فرح سجاد بنت مکرم ڈاکٹر سجاد احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ امروہہ کے ساتھ ۳۰ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے یہ رشتے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) تنویر احمد اختر امروہہ)

☆- خاکسار کے بھائی مکرم گلزار احمد صاحب گنائی ابن نور محمد صاحب گنائی رشی نگر کشمیر کا نکاح عزیزہ شوکتہ بانو صاحبہ بنت مکرم حبیب اللہ صاحب ساکن آسنور کشمیر کے ساتھ اٹھائیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی ایاز رشید صاحب میر مبلغ سلسلہ نے 17/9/2000 کو رشی نگر میں پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین (اعانت بدر -/50)
(محمد یوسف گنائی رشی نگر کشمیر)

زریں تاریخ رقم کر دی۔ اور بزرگوں کے صبر کی تاریخ کو ایک دفعہ پھر زندہ کر کے دکھا دیا۔

خوش نصیبوں کا ایمان افروز تذکرہ

بنا کر دند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اے پاکیزہ صفات عاشقان دین تم پر خدا کی رحمتیں ہوں کہ تم نے خاک و خون میں غلطاں ہو کر راہ خدا میں جان قربان کرنے کی حسین رسم قائم کر دی۔

روزنامہ الفضل کا وفد جو ایڈیٹر الفضل عبد السمیع خان صاحب تنویر احمد صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر اور خاکسار پر مشتمل تھا سانحہ گھٹیالیاں میں جان قربان کرنے والوں اور زخمیوں کے لواحقین سے ملنے اور اہل گھٹیالیاں سے تعزیت کرنے وہاں پہنچا تو صدر جماعت مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سے ملاقات ہوئی وہاں پر امیر صاحب حلقہ بھی موجود تھے۔ صدر صاحب نے گاؤں کے ایک مخلص اور ذمہ دار نوجوان مکرم خالد احمد کاہلوں صاحب کو ہمارے ساتھ کر دیا جن کی معیت میں ہم نے قربان ہونے والوں کے لواحقین اور زخمیوں کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور ان عظیم روحانی مراتب پانے والوں کے بارے میں بہت ہی ایمان افروز معلومات حاصل کیں۔ جو قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہیں۔

محترم افتخار احمد صاحب

راہ خدا میں جان دینے والوں میں یوں تو ایک سے بڑھ کر ایک ہیرا شامل ہے ان میں نمایاں شخصیت محترم افتخار احمد صاحب ولد چوہدری محمد صادق کی ہے۔ افتخار صاحب کی عمر 35 سال تھی ان کی یادگار ان کی بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ بھی حیات ہیں۔ جنہوں نے اپنے جوان بیٹے کی وفات پر غیر معمولی مومنانہ صبر وضبط کا مظاہرہ کیا۔ اللہ ان کے ساتھ ہو۔

افتخار احمد صاحب کے بڑے بیٹے کا نام وقار احمد ہے جو چھٹی جماعت کا طالب علم ہے۔ چھوٹا بیٹا وقاص احمد ہے جو واقف نو ہے اور پہلی جماعت میں پڑھتا ہے بچی کا نام طیبہ ہے جس کی عمر تین سال ہے افتخار صاحب 5 بھائی ہیں۔ بڑے بھائی کمال احمد صاحب آرمی میں ملازم ہیں۔ دوسرے نمبر پر افتخار احمد صاحب تھے۔ تیسرے بھائی مختار احمد صاحب بھی آرمی ملازم ہیں چوتھے امتیاز احمد اور پانچویں اشفاق احمد صاحب ہیں۔ دو بہنیں ہیں بڑی بہن مسرت صاحبہ مکرم محمد ارشد صاحب مانگٹ اونچے کی اہلیہ ہیں چھوٹی طاہرہ صاحبہ ہیں۔

مکرم افتخار احمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے میں نے ان کو گھٹیالیاں کا افتخار لکھا ہے۔ فی الحقیقت وہ اسم بامسمیٰ تھے اور بلاشبہ گھٹیالیاں کو ان پر ہمیشہ فخر رہے گا وہ سارے گاؤں میں پاء کھاری (بھائی افتخار) کے نام سے معروف تھے۔

بڑا ہو یا چھوٹا ان کو اسی نام سے پکارتا تھا۔ وہ زمیدارہ کرتے تھے۔ ٹریکٹر ٹرالی اور تھریشر رکھا ہوا تھا۔ بیحد نیک مخلص اور باقاعدگی سے نمازوں میں شامل ہونے والے تھے خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ کے رکن تھے۔ افتخار احمد مرحوم کے بھائی مختار صاحب نے بتایا کہ قریباً سوا سال قبل ہمارے والد صاحب وفات پاگئے مگر افتخار صاحب نے اپنے حسن سلوک اور محبت سے اپنے بہن بھائیوں میں سے کسی کو محسوس نہ ہونے دیا کہ باپ کی وفات سے کوئی کمی پیدا ہوئی ہے۔ ان کی خاص خوبی جس کا مختار صاحب کے علاوہ گاؤں کے بہت سے لوگوں نے ذکر کیا یہ تھی کہ کسی زید بکر کی خدمت کے کسی کام سے کبھی انکار نہ کرتے تھے۔ نہ کا لفظ ان کی ڈکشنری میں تھا ہی نہیں۔ چھوٹا ہو یا بڑا ان کو کہیں روک کے کہہ دیتا پاء کھاری یہ کام کرنا ہے تو وہ بلا تامل اس کے ساتھ چل پڑتے۔ خدام الاحمدیہ میں وقار عمل کا شعبہ ان کے سپرد تھا لہٰذا کسی کو ٹریکٹر ٹرالی کی ضرورت محسوس ہوتی تو فوراً اس کی ضرورت پوری کرتے ہرگز انکار نہ کرتے۔

انہوں نے زمیندارہ بہت اچھے طریق پر چلایا تھا۔ پورا سسٹم ٹریکٹر ٹرالی مشینری وغیرہ مہیا کی ہوئی تھی۔ اور بڑے منظم طریق پر سارے کام کرتے تھے۔ جماعتی کاموں میں بالخصوص بہت دلچسپی لیتے تھے۔ جو ڈیوٹی ان کے سپرد کی جاتی اس کو بڑے خلوص اور پوری ذمہ داری سے ادا کرتے تھے۔ ہر خادم سے ان کا تعلق تھا۔ احمدیوں کا کیا سوال ہر غیر از جماعت شخص سے ان کی دوستی تھی۔ نمازوں کی ادائیگی کا بہت شوق تھا۔ حضور کے خطبات جمعہ بڑی باقاعدگی سے سنتے تھے۔

دارالیمن شرقی ربوہ کے نصیر احمد صاحب باجوہ ربوہ میں تانگہ چلاتے ہیں۔ افتخار صاحب ان کے ماموں زاد بھائی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال جولائی میں میں گاؤں آیا۔ ان سے بہت باتیں ہوئیں میرے کام کا حال احوال پوچھتے رہے۔ میں نے بتایا کہ میرا گھوڑا کمزور ہے اس لئے زیادہ کام نہیں کر سکتا۔ میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ اور گھوڑا خرید سکوں۔ یہ باتیں ہوتی رہیں میں نے اور کوئی ذکر نہ کیا نہ کوئی سوال کیا۔ جب میں جانے لگا تو دو توڑے چاول کے مجھے دیئے ایک خود اٹھالیا اور دوسرا ایک شخص کو اٹھوایا۔ سڑک تک میرے ساتھ آئے اور واپس ہوتے وقت جیب سے پانچ ہزار روپے نکالے اور میرے ہاتھ پر رکھ دیئے کہ اس سے موجودہ گھوڑا کسی سے بدلوالو اور اچھا گھوڑا لے لو۔ نہ میں نے مطالبہ کیا نہ قرض مانگا۔ میں نے رقم لینے سے انکار کیا تو انہوں نے زبردستی رقم مجھے دے دی آخر میں نے کہا ان کی واپسی کب کرنی ہوگی؟ افتخار کہنے لگے میں نے واپس لینے کیلئے نہیں دیئے۔ تم جا کر کام چلاؤ۔ یہ ان کی محبت کا انداز تھا۔

ایک قریبی گاؤں عہدی پور میں ایک دوست نے احمدیہ مسجد کی تعمیر کیلئے زمین کا عطیہ دیا۔ زمین نیچی تھی بھرتی ڈالنی تھی۔ آپ نے اپنا ٹریکٹر ٹرالی پیش کر دیا۔ وہاں اور بھی ٹریکٹر ٹرالی کام پر لگے تھے۔ نصیر باجوہ صاحب نے بتایا کہ میں نے پوچھا کہ ٹریکٹر ٹرالی کا ڈیزل یا معاوضہ وغیرہ کتنا لیتے ہیں؟ افتخار صاحب بولے میں نے پوچھا کہ جب ہم ٹریکٹر ٹرالی دے سکتے ہیں تو اس کا ڈیزل بھی دے سکتے ہیں اس لئے میں کوئی پیسہ نہیں لے رہا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی شیعہ یا سنی ہو کوئی بھی ہو جب ایک دفعہ میرے دروازے پر آجائے تو میں اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹا سکتا۔

نصیر باجوہ صاحب نے بتایا کہ میں ان کے والد (میرے ماموں) کی وفات پر افسوس کیلئے آیا۔ جب واپس جانے لگا تو میرے ہاتھ میں کرایے کی رقم پکڑا دی۔ میں نے کہا میں تو افسوس کیلئے خود آیا ہوں۔ مگر اصرار سے کہا کہ رکھ لو۔ پھر کہنے لگے آپ مجھ سے بیشک بڑے ہیں مگر مجھے اپنے ماموں کی جگہ سمجھنا کسی عزیز رشتہ دار کو تکلیف یا مشکل میں دیکھتے تو فوراً خود اس کے گھر پہنچ جاتے اور اس کی ہر ممکن مدد کرتے۔ ہر وقت ہنسنا اور مسکرانا ان کی عادت تھی۔ بات کرنے لگتے تو پہلے مسکراتے پھر بات کرتے۔ رشتہ دار ہو یا غیر سب کا بھلا کیا۔ پلے سے خرچ کر کے خدمت کرتے۔ کوئی بڑی عمر کا آدمی سر پر پنڈ (بوجھ) اٹھائے جاتا نظر آتا تو اپنا بوجھ وہیں زمین پر رکھ دیتے اور اس کا بوجھ خود اٹھا کر اس کے گھر پہنچا کر آتے۔ غریبوں کو بلا کر کہتے ساگ وغیرہ کی ضرورت ہے تو میری زمین سے لے جاؤ اپنے کھیت سے دوسروں کو اتنا دیتے کہ کھیت ختم ہو جاتا۔ اور پھر اپنی ضرورت کیلئے کہیں اور سے منگواتے۔ اور کہتے کہ جب کوئی مجھ سے آکر کہتا ہے تو میں انکار کر ہی نہیں سکتا۔

بوٹا نامی ایک غیر از جماعت دوست جو موری نامی گاؤں کا ہے۔ ان کی وفات پر آیا تو زار وقطار روتا رہا۔ تدفین ہوئی تو ساری رات ان کی قبر پر بیٹھ کر روتا رہا۔ بار بار کہتا میرا تو باپ مر گیا ہے۔ اس کی کیفیت یہ تھی کہ ہر وقت افتخار صاحب کے ساتھ رہتا، کام بھی ان کے ساتھ کرتا اور روٹی بھی ان کے ساتھ کھاتا۔ اسی طرح عباس علی صاحب نامی جو دوست ان کے ساتھ ہی راہ مولا میں قربان ہوئے وہ بھی افتخار صاحب کے ایسے دوست تھے کہ ہر وقت ان کے ساتھ رہتے۔ کام بھی کرتے۔ کھانا پینا بھی اکٹھا تھا۔

ایک دفعہ گاؤں میں جھگڑا ہو گیا اطراف سے تھانے جا کر ضمانتیں کرائیں۔ لوگ کہتے تھے کہ افتخار کہہ دے تو یہ صلح کر لیں گے چنانچہ افتخار کو بلایا گیا انہوں نے دونوں فریقوں کی صلح کرا دی۔

اس سانحہ کے بعد کیفیت یہ تھی کہ لوگ اپنے عزیزوں سے بڑھ کر افتخار کا تذکرہ کرتے تھے ان کی نیکیوں کو یاد کرتے تھے ان کی وفات کے بعد ان کی بیشمار نیکیوں کا پتہ چلا۔ جن سے ان کے قریبی رشتہ دار حتیٰ کہ بھائی تک بھی لاعلم تھے۔

مسواک کرنے کا بیحد شوق تھا۔ ہر وقت منہ میں مسواک رہتی اسے چبا چبا کر دانت صاف کرتے رہتے۔ ایک دفعہ ان کے ماموں نے مذاق کیا کہ افتخار کو تو کوئی ٹہنی کاٹ کر دے دو۔ اس کیلئے تو یہ مسواک کافی نہیں۔ افتخار صاحب کی صحت ماشاءاللہ بہت اچھی تھی چار پانچ ایکڑ کا سفر دو بوریاں سر پر اٹھا کر آسانی سے طے کر لیتے تھے۔

ایک دفعہ ان کا بھائی پانی لگا رہا تھا کہ ایک دوسرے شخص نے ان کا پانی توڑ لیا جھگڑا ہو گیا ان کے بھائی نے کسی دوسرے شخص کو دے ماری جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ بھائی گھر آگیا اور آکر افتخار کو بتایا کہ فلاں شخص ہمارا پانی چوری کر رہا تھا میں اسے زخمی کر آیا ہوں۔ افتخار یہ سنتے ہی بھاگ کر گئے۔ زخمی کو اٹھایا۔ اس کو خود ساتھ لیکر ہسپتال گئے اس کو مرہم پٹی کروائی۔ کھانا کھلایا اس کو خرچ کیلئے پیسے دیئے۔ وہ زخمی تھا کام نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ اپنے بھائیوں سے کہا کہ آؤ اس کی مونجی ہم لگا دیں اس کے کھیت میں ٹریکٹر چلایا کدو کیا پھر مونجی (چاول کی فصل) کی پنیری لگائی۔ اس دوران سارا عرصہ اس زخمی سے رابطہ رکھا۔ اس کا حال پوچھتے رہے۔ اور کبھی بھول کر بھی یہ لفظ زبان پر نہ لائے کہ تو ہمارا پانی چوری کر رہا تھا۔

گاؤں کے دوستوں نے بتایا کہ جو شخص بھی ایک بار انکے ڈیرے پر آکر بیٹھ گیا اس کو کھانا کھلاتے پانی پلاتے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ کسی بھی کام سے آیا ہو۔

شہزاد احمد ولد محمد بشیر صاحب
عمر 16 سال

راہ مولا میں جان قربان کرنے والوں میں سب سے کم عمر یہ نوجوان تھا۔ شہزاد احمد پانچ بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھا۔ سانحے کی صبح

اس نے نماز کیلئے اپنے تین چھوٹے بھائیوں کو اٹھایا۔ اور نماز پر لے کر گیا۔ حادثے کے وقت یہ چار بھائی مسجد میں تھے شہزاد کے بڑے بھائی محمد افضل صاحب ہیں ان کے بعد شہزاد تھا۔ اس کے بعد تین چھوٹے بھائی۔ کامران۔ بشارت احمد اور طارق محمود ہیں۔ شہزاد کی دو ہمشیرگان ۔ شبانہ صاحبہ اہلیہ فرقان احمد صاحب اور فاخرہ صاحبہ ہیں۔

شہزاد بڑا خوبصورت صحت مند اور ذہین نوجوان تھا۔ اس نے اسی سال بڑے اچھے نمبروں میں میٹرک کیا تھا اور اب گورنمنٹ کالج آف سائینس میں فرسٹ ایئر میں داخلہ لیا تھا۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخل ہونا چاہتا تھا مگر وہاں سیٹ نہ مل سکی تھی۔

شہزاد احمد اس نوعمری میں بھی پکا نمازی تھا۔ اور دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ وہ پھرتیلے جسم کا کھلاڑی تھا۔ ہاکی، کرکٹ اور کبڈی کا شوقین تھا۔ پڑھائی میں بھی لائق تھا۔

شہزاد کے والد محمد بشیر صاحب آرمی سے ریٹائر ہوئے ہیں اور آج کل فارغ ہیں بشیر صاحب معمر آدمی ہیں، اپنے بیٹے کی قربانی پر آپ صبر کا مجسمہ تھے اللہ ان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

محترم عطاء اللہ صاحب ولد مولا بخش صاحب عمر 65 سال

راہ خدا میں جان دینے والے دو معمر بزرگوں میں محترم عطاء اللہ صاحب اور غلام محمد صاحب شامل ہیں۔ محترم عطاء اللہ صاحب کی عمر 65 سال تھی یہ مرید کے میں کوہ نور آئل ملز سے 25-30 سال سروس کرنے کے بعد ریٹائر ہوئے اور پنشن پا رہے تھے۔ آج کل زمیندارہ کرتے تھے۔ ان کے پسماندگان ان کی اہلیہ زہرہ بیگم صاحبہ اور 10 بچے ہیں جن میں چھ بیٹے اور 4 بیٹیاں ہیں۔ ان کے بیٹوں میں خالد محمود صاحب آرمی میں نائب صوبیدار ہیں، آصف محمود صاحب دکانداری کرتے ہیں، طاہر محمود صاحب سیالکوٹ میں ملازمت کرتے ہیں، شاہد محمود، عدنان محمود اور عمران محمود بھی ملازم ہیں، بچیوں میں کوثر صاحبہ جاوید اقبال تجمی صاحب، نسرین اختر صاحبہ اہلیہ ارشد احمد صاحب، غزالہ صاحبہ اور راحت عطا صاحبہ ہیں۔

عطاء اللہ صاحب خود پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں ان کے بھائیوں میں بڑے محمد انور صاحب ہیں۔ ان کے بعد یہ خود تھے۔ ان کے بعد ثناء اللہ صاحب، محمد مالک صاحب اور مشتاق احمد تنہا صاحب (جو امام الصلوٰۃ ہیں اور حادثے کے روز جنہوں نے نماز پڑھائی اور درس دیا) شامل ہیں۔

ان کی ہمشیرگان میں ثریا بیگم، سلیمہ بی بی اور پروین اختر صاحبہ شامل ہیں۔

میں بڑی شان سے مروں گا

محترم عطاء اللہ صاحب بیحد مخلص احمدی تھے پنجگانہ نماز باجماعت کے پابند تھے۔ جماعتی تقریبات میں ذوق و شوق سے شامل ہوتے۔ ورزشی مقابلہ جات میں پیش پیش ہوتے۔ ایم ٹی اے پر خطبات باقاعدگی سے سنتے۔ جماعت کے ہر کام میں آگے بڑھ کر حصہ لیتے اور کہتے کہ سب سے مشکل ڈیوٹی میرے سپرد کر دو۔ بہت بااخلاق تھے۔ اگرچہ لکھ پڑھ نہ سکتے تھے لیکن دعوت الی اللہ کا بیحد شوق تھا۔ ان کا سسرال غیر احمدیوں پر مشتمل ہے۔ کئی کئی دن ان کے پاس جا کر ان کو دعوت الی اللہ کرتے اور اپنی مدد کیلئے کسی پڑھے لکھے کو ساتھ لے جاتے فیکٹری میں دوران ملازمت بھی دعوت الی اللہ جاری رکھی۔ اور کہتے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ کوئی میرا ساتھی اگلے جہان میں جا کر مجھے یہ کہے کہ مجھے احمدیت کا پیغام نہیں دیا۔ دور دور جا کر اپنے رشتہ داروں کو اپنے ساتھ گھر لے آتے ان کی خدمت خاطر کرتے اور دعوت الی اللہ کرتے۔ جلسہ کے موقع پر کارروائی دکھانے کیلئے دور دور کے رشتہ داروں کو لیکر آئے جماعت کیلئے بیحد جذبہ تھا۔

ان کے بارے میں ان کے عزیزوں نے یہ حیرت انگیز بات بتائی کہ عرصہ 6-5 ماہ سے کہنے لگے تھے کہ میں نے شہید ہونا ہے۔ اگر کوئی ایسا موقعہ آیا تو دیکھ لینا سب سے پہلے میں شہید ہوں گا۔ ایک دفعہ ربوہ میں ایک شہید کے جنازہ میں شرکت کیلئے گئے تو حسرت سے کہنے لگے کاش مجھے شہادت کا موقعہ ملے۔ اگر ایسا وقت آیا تو آپ دیکھ لیں گے ان کی ہمشیرہ نے مذاق میں کہا کہ آپ تو لہو لگا کر شہید ہو جائیں گے۔ اس پر بڑی سنجیدگی اور جوش و جذبہ سے کہا کہ میں بڑی شان سے مروں گا۔ لہو لگا کر نہیں۔ واقعی راہ خدا میں جان دوں گا۔

انہوں نے پونے چار بجے مسجد میں جا کر پہلے تہجد کی نماز ادا کی۔ پھر فجر کی انتظار میں بیٹھے رہے۔ نماز ادا کی۔ درس سنا۔ اس کے بعد قبلہ رخ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی پشت پر گولیاں لگیں۔

چند دن قبل انہوں نے مربی صاحب مکرم نوید احمد عادل صاحب سے کہا اگر میرے بچے نیکو کار ہوئے تو اچھے رہتے پائیں گے ان کو نیکی کی تلقین کریں۔ دعا کریں اللہ ان کو قربانیوں کی توفیق دے۔

بلاشبہ عطاء اللہ صاحب نے شاندار موت پائی عطاء اللہ صاحب آپ سچے نکلے!!

محترم غلام محمد صاحب ولد علی محمد صاحب عمر 68 سال

گھٹیالیاں کے اس سانحہ میں راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں میں سب سے بڑی عمر کے محترم غلام محمد صاحب ولد علی محمد صاحب تھے ان کی عمر 68 سال تھی۔ انہوں نے اپنی یادگار 6 بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بیٹوں میں محمد اقبال، ناصر احمد، محمود احمد، منظور احمد محمد افضل اور مقصود احمد شامل ہیں جو مختلف ملازمتیں کرتے ہیں۔ بیٹیوں میں نذ [illegible] صاحبہ مسرت بی بی صاحبہ اور نجمہ بی بی صاحبہ ہیں۔

محترم غلام محمد صاحب سانحہ میں شدید زخمی ہوئے۔ پہلے ان کو علاج کی غرض سے نارووال لے جایا گیا۔ وہاں سے لاہور منتقل کیا گیا۔ لاہور پہنچ کر ہسپتال جانے سے پہلے ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔

محترم غلام محمد صاحب زمیندارہ کا کام کرتے تھے۔ پروفیشنل انداز میں سارے کام خود ہی کرتے تھے پنجوقتہ نمازوں کے عادی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ایم ٹی اے پر خطبہ باقاعدگی سے سنتے۔ جلسوں اور جماعتی تقریبات میں شرکت کرنا گویا جزو ایمان سمجھتے تھے۔ نہایت مخلص اور مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے تھے۔ 68 سال کی عمر کے باوجود بہت اچھی صحت تھی۔ جوانوں کا سا جسم رکھتے تھے۔

محترم عباس علی صاحب ولد فیض احمد صاحب عمر 35 سال

محترم عباس علی صاحب وہ دلیر جوان تھے جنہوں نے سب سے پہلے حملہ آوروں کی گن پر ہاتھ ڈال دیا۔ اور ایک حملہ آور سے گتھم گتھا ہو گئے۔ یہ افتخار صاحب کے دوست تھے ان کے ساتھ مل کر ہی زمیندارہ اور محنت مزدوری کا کام کرتے تھے۔ تھوڑی سی زمین بھی تھی۔ یہ شادی شدہ تھے ان کی یادگار بیوہ کے علاوہ ایک بچی اور ایک بچہ ہے۔ بیٹے وقاص کی عمر 6 سال ہے اور بیٹی عاصمہ 3 سال کی ہے۔

محترم عباس صاحب کے بارے میں بتایا گیا کہ انتہائی شریف آدمی تھے۔ گاؤں میں کسی سے لڑائی نہ تھی ہر کسی سے پیار کرتے تھے۔ صحت مند اور طاقتور تھے۔ محنتی اور کام کے دھنی تھے۔ نمازی تھے۔ یہ نارووال جا کر خالق مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

راہ خدا میں زخمی ہونے والے ماسٹر محمد اسلم صاحب اور انکے تین صاحبزادے

سانحہ گھٹیالیاں میں زخمی ہونے والوں میں شامل ہیں۔ سانحہ کی صبح فجر کی نماز میں اس گھر کے 5 افراد نماز میں شامل تھے۔ یعنی ماسٹر محمد اسلم صاحب کنور ولد غلام قادر صاحب ان کی عمر 61 سال ہے ان کے بیٹے ندیم اسلم صاحب ان کی عمر 24 سال ہے۔ تسنیم اسلم صاحب عمر 20 سال۔ قسیم اسلم صاحب 13 سال اور عظیم اسلم صاحب 16 سال۔

ان میں سے ماسٹر صاحب اور ان کے تین بیٹے زخمی ہوئے خود ماسٹر اسلم صاحب شدید زخمی ہیں۔ ان کی ٹانگوں اور بازوؤں میں گولیاں لگی ہیں۔ ندیم اسلم صاحب کی ٹانگوں اور پنڈلیوں پر کئی گولیاں لگی ہیں۔ قسیم اسلم کا گھٹنا ٹوٹ گیا اور ران میں گولی لگی۔ عظیم اسلم کو کمر پر تھوڑا سا زخم آیا ہے۔ ان کے بیٹوں میں تسنیم اسلم وہ تھے جن کو حملہ آوروں نے کلاشنکوف کا بٹ مار کر مسجد کے اندر گرا دیا تھا۔

ان چار بیٹوں کے علاوہ ماسٹر اسلم صاحب کے دو اور بیٹے وسیم اسلم صاحب اور کلیم اسلم صاحب بھی ہیں۔

بہادر واقف نو

اس سانحہ میں زخمی ہونے والوں میں سب سے کم عمر عزیز قسیم اسلم ہے جس کی عمر 13 سال ہے یہ واقف نو بچہ ہے جس نے بہادری اور استقامت کی مثال قائم کر دی ہے۔ گولیاں لگنے سے اسکا گھٹنا ٹوٹ گیا اور ران میں گولی لگنے سے گوشت ادھڑ گیا۔ لیکن یہ بچہ ذرا نہیں رویا۔ یہ بچہ اپنے والد اور بھائی کے ساتھ میو ہسپتال میں زیر علاج ہے اور ڈاکٹروں کے مطابق اس کو صحت یاب ہونے میں 6-7 ہفتے اور لگیں گے۔ یہ واقف نو بچہ ہسپتال میں حضرت مسیح موعود کے اشعار بلند آواز سے پڑھتا رہتا ہے پھر دعائیں پڑھتا اور درود شریف کا ورد بھی باواز بلند کرتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر اس بچے کی بہادری اور جرات دیکھ کر حیران ہیں اس نے کبھی اپنے زخموں پر آہ وزاری نہیں کی۔ نہ حملہ آوروں کو کوئی بددعا دی بلکہ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے تمام زخمیوں اور ان کے لواحقین نے حملہ آوروں کو کوئی غصہ سے بھرا ہوا جملہ نہیں کہا۔ ان کو کوسنے نہیں دیئے۔ ان میں عورتیں اور مرد سب شامل ہیں سب کی زبان پر ایک ہی بات تھی ہمارے مرد ہمارے بیٹے راہ خدا میں قربان ہوئے ہیں۔

محمد عارف صاحب عرف بوٹا ولد محمد یار صاحب عمر 53 سال

زخمیوں میں محمد عارف صاحب بھی شامل ہیں جو گاؤں میں بوٹا کے نام سے معروف ہیں۔ یہ بھی سخت زخمی ہوئے اور اس وقت میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

نصیر احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب عمر 70 سال

شہید اور زخمی ہونے والوں میں سب سے

زیادہ عمر کے نصیر احمد صاحب ہیں جو زخمی ہوئے اور نارووال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی دائیں ران میں گولی لگی ہے۔ ہڈی بچ گئی ہے۔ یہ دو بھائی تھے دوسرے بھائی رحمت علی صاحب فوت ہو چکے ہیں۔

نصیر احمد صاحب کا ایک ہی بیٹا کلیم اللہ ہے جو لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح کی حفاظت خاص میں بطور باڈی گارڈ خدمت بجا لا رہا ہے۔

نصیر احمد صاحب درمیانی ستون کے اگلی طرف نماز پڑھ رہے تھے اور جب گولی لگی تو حالت رکوع میں تھے۔ گولی لگنے گر گئے اور گولیاں ان کے اوپر سے گزرتی رہیں۔

مکرم نصیر احمد صاحب پندرہ بیس دن ہوئے جلسہ لندن میں شرکت کر کے واپس آئے ہیں۔

اس سے پہلے بھی چار پانچ دفعہ جلسے پر جا چکے ہیں۔ جماعت کے ساتھ اور خلیفہ وقت کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ ہے۔ ان کو حضور ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں۔ محترم نصیر صاحب نماز کے بڑے پابند ہیں۔ صبح کی کبھی نہیں چھوڑی۔ دیگر نمازیں بھی بروقت مسجد میں جا کر ادا کرتے ہیں۔

جب زخمیوں کو اٹھانے لگے تو یہ اپنا زخم بھول گئے اور کہا کہ پہلے عباس کو اٹھاؤ۔

گھٹیالیاں کی شرقی مسجد

گھٹیالیاں کا گاؤں دو حصوں میں تقسیم ہے ایک کو گھٹیالیاں کلاں اور دوسرے کو جو چھوٹا حصہ ہے گھٹیالیاں خورد کہتے ہیں اسی گاؤں کی شرقی مسجد میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کا یہ دردناک اور سرخ خون میں بھیگا ہوا باب لکھا گیا

یہ مسجد ایک چھوٹے ہال کمرے اور صحن پر مشتمل ہے۔ کمرے میں اندازاً چار سے پانچ صفوں کی گنجائش ہے۔ ایک صف میں 20 سے 25 افراد کی گنجائش ہوگی۔ کمرے کا ایک داخلی دروازہ ہے جس کے سامنے ہی ایک ستون ہے۔ جس کے عقب میں محراب ہے۔ صحن میں کھڑے ہو کر مسجد کو دیکھیں تو یہ خوبصورت طرز تعمیر کی حامل نظر آتی ہے۔ وسطی دروازے کے دائیں بائیں گہرے بھورے رنگ کے چار شیشے ہیں جن کے نیچے خوبصورت نقوش والی گہرے بھورے رنگ کی پلیٹیں لگائی گئی ہیں۔ دروازہ مضبوط اور خوبصورت ہے۔

ہم صحن میں قبلہ رخ کھڑے ہوئے تو دروازے کے بائیں جانب خون کا ایک بڑا سا نشان نظر آیا جو عباس صاحب کا خون ہے جنہوں نے حملہ آوروں کو للکارا اندر داخل ہوئے تو دائیں طرف پھر صف پر خون کا ایک بڑا نشان تھا۔ یہ افتخار صاحب کا خون تھا جنہوں نے سب سے پہلے اپنی جان راہ خدا میں پیش کی۔ اس کے علاوہ صفوں پر جابجا خون کے دھبے تھے اور محراب کے دائیں اور بائیں طرف اور فرش میں بھی کلاشنکوف کی گولیوں کے کئی نشانات تھے۔ گولیوں نے سخت کنکریٹ اور سیمنٹ کو اکھاڑ کر رکھ دیا۔

مسجد کے اوپر سات مینار ہیں دائیں بائیں کونوں والے مینار قدرے بلند ہیں مگر زیادہ اونچے نہیں درمیان میں پھر دروازے کے دائیں بائیں قدرے اونچے دو مینار ہیں اور ان کے درمیان تین خوبصورت نقوش کے مینار دروازے کے عین اوپر ہیں۔

یہ مسجد تاریخ احمدیت میں راہ خدا میں پیش کی گئی قربانیوں کا ایک ایسا باب ہے جس کی آب و تاب کو وقت کی گرد کبھی دھندلا نہیں سکے گی صحن میں عباس صاحب کے خون کے بڑے سے نشان کے پاس ڈش لگی ہے جس کے ذریعہ گھٹیالیاں خورد کے احباب ہر جمعہ محبوب امام کا خطبہ اور ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام دیکھتے ہیں۔

گھٹیالیاں خورد کے اس سانحہ میں جان دینے والے عجیب شان کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنی جانیں اپنے مولا کے حضور ایسی اعلیٰ حالت میں پیش کیں کہ سب باوضو تھے۔ سب نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی۔ کم از کم ایک بزرگ نے تہجد بھی مسجد ہی میں ادا کی۔ پھر ان سب نے اللہ کی پاک کتاب قرآن مجید کا درس سنا۔ اللہ کا پاک گھر مسجد ان کا مقام قربانی بنا۔ کیسی سعادت ہے۔ کیسا مرتبہ ہے کیسا بلند مقام ہے۔ ان کی روحوں کو فرشتوں نے کس فخر اور کس پیار اور کس شان سے اٹھایا ہوگا اور مولا نے پیار اور محبت کی کیسی پیاری نظریں ان پر ڈالی ہوں گی ان کے زخمی وجودوں سے جنت میں کیسی پیاری مہک پھوٹ رہی ہوگی۔ فرشتے کس کس انداز میں ان کی ناز برداری کرتے ہوں گے۔ اے گھٹیالیاں کے راہ خدا میں جان قربان کرنے والو تم پر ہزاروں زندگیاں قربان۔ حقیقی زندگی تو وہ ہے جو تم نے پالی۔ ابدی حیات تو وہ ہے جس کے تم وارث ٹھہر گئے۔ اللہ کی رضا کی جنتوں کے حقدار تمہی تو ہو۔ جماعت احمدیہ کے باقی افراد تو تم سے ملنے کو بے چین ہیں

قابل فخر ہیں گھٹیالیاں کے مرد اور عورتیں، بچے اور بوڑھے انہوں نے راہ خدا میں اعلیٰ ترین مرتبہ پانے والوں کو پورے وقار حوصلے اور صبر کے ساتھ رخصت کیا۔ انہوں نے کوئی آہ وزاری نہیں کی کوئی بین نہیں کیا کسی عورت نے آواز بلند نہیں کی۔ آنسو بہے اور اب تک بہے چلے جا رہے ہیں مگر ہم اپنے مولا کی رضا پر راضی اور خوش ہیں۔ اللہ ہر احمدی کو یہ اعلیٰ مرتبہ نصیب کرے۔ آمین

شولاپور مہاراشٹر سے 300 نومبائعین وزیر تبلیغ افراد کی جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت

مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید تبلیغی نگران دعوت الی اللہ مہاراشٹر کی قیادت میں بفضلہ تعالیٰ اب مہاراشٹر میں بھی احمدیت کا انقلاب برپا ہو رہا ہے موصوف کی نگرانی میں اللہ تعالیٰ دن بدن احمدیت کو غیر معمولی ترقی و کامیابیوں سے نواز رہا ہے لوگ کثرت سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

گذشتہ سال پہلی مرتبہ سینکڑوں کی تعداد میں نومبائعین وزیر تبلیغ افراد کی جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی خبر سے شولاپور کے مخالفین میں زبردست کھلبلی مچ گئی تھی جس بناء پر ان مخالفین نے ایک سال قبل ہی آنے والے جلسہ سے نومبائعین وزیر تبلیغ افراد کو روکنے کے منصوبے تیار کر رکھے تھے اور جیسے ہی جلسہ کا وقت قریب آیا شہر کے کچھ نامی گرامی مولویوں نے اپنی مخالفانہ کارروائی میں تیزی لاتے ہوئے آنے والے جلسہ سے لوگوں کو روکنے کی مہم چلا کر کثیر تعداد میں احمدیت کے خلاف فتوے شائع کئے گلی محلوں میں پہنچ کر لوگوں کو ڈرانا شروع کر دیا کہ جو کوئی قادیان جائے گا اسے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا جائے گا اور اس کا رشتہ داروں سے بائیکاٹ کرایا جائے گا اور شہر کی مسجدوں میں یہ اعلان ہونے لگے کہ دیکھتے ہیں اس بار قادیانی یہاں سے لوگوں کو کس طرح اپنے جلسہ میں لے جاتے ہیں ہم یہاں کے لوگوں کو جلسہ سے روکنے کیلئے ان قادیانیوں کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے جب مخالفت بہت زور پکڑنے لگی تو خاکسار نے بی ٹی لوہار صاحب P.S.I. کمشنر آف پولیس شولاپور سے ملاقات کر موصوف کو تحریری سارے حالات سے واقف کرایا تو موصوف کمشنر صاحب نے خاکسار کی بات کو سنتے ہوئے اپنے ماتحت افسر شری بٹھل جادھو ڈپٹی کمشنر آف پولیس شولاپور زون کو مخالفین پر سخت قانونی کاروائی کر کے جلسہ میں شرکت کرنے والے قافلہ کی حفاظت کا حکم دے دیا کمشنر آف پولیس کے حکم پر پورے شہر کی پولیس حرکت میں آگئی اور فوری طور پر پولیس نے شہر کے پانچ مخالف مولویوں پر دفعہ 151 کے تحت بذریعہ قانونی کارروائی پابندی عائد کر دی اور پولیس کی موجودگی میں قافلہ کو قادیان کیلئے روانہ کر دیا گیا۔

اس کے علاوہ خاکسار کو مخالفین کی طرف سے لوگوں کو روکنے کیلئے مل رہی متواتر دھمکیوں کے پیش نظر خاکسار نے شری پی این سونٹکر صاحب انسپکٹر وانچارج ریلوے پولیس اسٹیشن شولاپور کو بھی تمام تر مخالفانہ حالات سے تحریراً واقف کرار کھا تھا جس بناء پر ریلوے پولیس کی طرف سے بھی حفاظتی انتظام قائم تھا مگر ریلوے پولیس کے حفاظتی انتظام کے باوجود پہلے دن کے قافلہ کو ٹرین میں گھس کر روکنے کی کوشش کی گئی تو خاکسار کی اطلاع پر عین وقت پر پولیس کے پہنچ جانے پر مخالفین وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے جس بناء پر اگلے روز ریلوے پولیس کی طرف سے اور بھی سخت حفاظتی انتظام قائم ہو گیا۔ اس طرح سے باوجود تمام تر مخالفانہ کوششوں کے 300 افراد کی جلسہ میں شرکت سے مخالفین کے منصوبوں پر پوری طرح پانی پھر گیا۔

جماعت کے ساتھ مذکورہ بالا حکام نے بھرپور تعاون دیا علاوہ ازیں اس اہم کام کی انجام دہی کیلئے ہمارے معلمین کرام مکرم مولوی مبارک احمد صاحب امروہی مکرم مولوی خضر حیات صاحب مکرم مولوی غلام نبی صاحب۔ مکرم مولوی انصار علی خان صاحب مکرم مولوی شیخ فرقان احمد صاحب نے دن رات ایک کیا اور مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت عثمان آباد کی مساعی و مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید تبلیغی نگران دعوت الی اللہ مہاراشٹر کی رہنمائی بھی قابل ذکر ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مخالفین کو ان کے منصوبوں میں ناکام و نامراد کر کے نومبائعین کو ان کے شر سے محفوظ اور ثابت قدم رکھے اور ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا فرمادے۔

(عقیل احمد سہارنپوری۔ سرکل انچارج شولاپور)

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road

Daryaganj New Delhi-110002

(INDIA)

وائیٹل روز کیپسول : مردانہ و جسمانی طاقت بڑھانے کیلئے بھروسہ مند دوا۔

لیکونل کیپسول : لیکوریا عورتوں کی کمزوری دور کرنے کیلئے۔

تیار کردہ :

روز فارما

ہردو پھنی روڈ گورداسپور 143521

گھٹیالیاں پاکستان کی احمدیہ مسجد پر دہشت گردوں کی فائرنگ

۵ احباب شہید اور ۶ زخمی ہوئے

☆-احباب جماعت کو نہایت دکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو صبح چھ بجے کے قریب گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ کے شرقی جانب واقع جماعت احمدیہ کی مسجد میں نامعلوم نقاب پوشوں کی فائرنگ سے ۵ احباب شہید ہو گئے۔ان کے علاوہ چھ احمدی احباب سخت زخمی ہیں جن کو میو ہسپتال لاہور میں پہنچایا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔ درس ختم ہونے کے بعد ایک نوجوان باہر نکلا تو ایک نقاب پوش نے جو صحن میں موجود تھا اسے بندوق کا بٹ مارا اور اسے مسجد کے اندر دھکا دے دیا جس سے وہ گر گیا۔ باقی نمازیوں نے باہر نکلنے کی کوشش کی مگر دہشت گردوں نے مسجد کے اندر ہی روک کر کلاشنکوف کا برسٹ مارا جس کے بعد اسی نقاب پوش نے اپنے ساتھی سے کلاشنکوف لے کر دوسرا برسٹ مارا اس کے نتیجے میں دو احمدی دوست موقعہ پر شہید ہو گئے جبکہ باقی ۱۳ احباب ہسپتال جاتے ہوئے جاں بحق ہوئے۔ زخمیوں کو پہلے نارووال لے جایا گیا وہاں سے لاہور منتقل کیا گیا۔ حملہ آور کار میں پسرور کی طرف فرار ہو گئے۔ حملہ آوروں کی تعداد ۴ تھی دو کار میں بیٹھے رہے اور دو نے فائرنگ کی۔

شہداء کے نام

۱-مکرم افتخار احمد صاحب ولد محمد صادق صاحب عمر ۳۵ سال۔ ۲-مکرم شہزاد احمد صاحب ولد محمد بشیر صاحب عمر ۱۶ سال۔ ۳- مکرم عطاء اللہ صاحب ولد مولا بخش صاحب عمر ۵۰ سال۔ ۴-مکرم غلام محمد صاحب ولد علی محمد صاحب عمر ۶۰ سال۔ ۵-مکرم عباس صاحب ولد فضل احمد صاحب عمر ۴۵ سال۔

زخمی ہونے والوں کے نام

۱-مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب ولد غلام قادر صاحب عمر ۶۱ سال۔ ۲-مکرم ندیم احمد صاحب ولد محمد اسلم صاحب عمر ۲۴ سال۔ ۳-مکرم تسلیم احمد صاحب ولد محمد اسلم صاحب عمر ۲۰ سال۔ ۴-مکرم شہباز احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب عمر ۳۶ سال۔ ۵-مکرم محمد بوٹا صاحب ولد محمد یار صاحب ۶-مکرم نصیر احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب عمر ۶۰ سال۔

اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر مقامی انتظامیہ اور پولیس کی بھاری جمعیت موقع پر پہنچ گئی۔ ملکی اخبارات نے یہ خبر شہ سرخیوں سے شائع کی بی بی سی نے بھی خبروں اور سیر بین میں واقعہ کی تفاصیل بیان کیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ ملک خالد مسعود صاحب نے اس کو انتہائی افسوس ناک اور قابل مذمت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایک عرصہ سے احمدی مخالف علماء سر عام جلسوں میں احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کرتے ہیں اور اخباری بیانات کے ذریعے احمدیوں کو سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکیاں دی جارہی تھیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ مذہبی گروہوں کے ان جارحانہ رویوں کے باوجود حکومت کی طرف سے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ان کو ایسے اشتعال انگیز جلسوں کی کھلی چھٹی دی جاتی ہے جب کہ احمدیوں کیلئے پر امن مذہبی تقریبات منعقد کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ جس ملک کی ہائی کورٹ کے حاضر سروس جج اپنی تقاریر میں سر عام احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہوں وہاں اس طرح کے واقعات بعید از قیاس نہیں ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ۲۷ اگست ۲۰۰۰ء کو لاہور میں ہونے والی ختم نبوت کی ایک کانفرنس میں ہائی کورٹ کے ایک جج جسٹس نذیر اختر اور جسٹس منیر احمد مغل کی تقاریر کا حوالہ دیا۔ جس میں جسٹس نذیر اختر نے جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ''شان نبی میں گستاخی کرنے والی ہر زبان کاٹ دی جائے گی۔ اگر قانون موثر نہیں پارہا تو لوگ غازی علم دین شہید کی قائم کردہ روایت کا تتبع کر کے ایسے لوگ جو مذہبی اختلاف رکھتے ہیں ان کی گردن زدنی خود کریں''۔ (روزنامہ ڈان لاہور و روزنامہ دن لاہور ۲۸ر اگست ۲۰۰۰ء)

نیز اسی ماہ ربوہ میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں مذہبی لیڈروں نے کہا کہ ''حکومت قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکے ورنہ ہم خود طاقت سے روکیں گے''۔ (خبریں - آواز و دیگر اخبارات ۱۳-۱۴ اکتوبر ۲۰۰۰ء)

ایک اور بیان میں مجلس احرار اسلام کے رہنما عطاء المومن بخاری نے کہا ''حکومت قادیانیوں کو لگام ڈالے ورنہ ختم نبوت کے پروانے خود ان کو نکیل ڈالیں گے۔ (روزنامہ جنگ ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۰ء)

انہوں نے بتایا کہ ایسے شر اور اشتعال انگیز بیانات کا نوٹس لیتے ہوئے سیالکوٹ میں ہونے والے حالیہ واقعہ کی تحقیقات کی جائے۔ نیز ترجمان جماعت احمدیہ نے اخبارات میں شائع ہونے والی یہ خبر کہ ''یہ واقعہ سابقہ دشمنی کی بناء پر بھی ہو سکتا ہے'' کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے بیانات سے اس مذہبی دہشت گردی کی تحقیقات کا رخ غلط طرف موڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ احمدیوں پر ایک عرصہ سے عقیدہ کی بنیاد پر مظالم ہو رہے ہیں اور نفرت کی فضاء پیدا کی جارہی ہے لیکن جماعت احمدیہ کا تو یہی عقیدہ ہے کہ مذہبی تشدد کسی طور پر بھی روا اور جائز نہیں۔ اور اس پر انتقام کا کوئی جواز نہیں یہ بات صرف عقیدہ کی حد تک نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جماعت نے سفاکی کے ہر مظاہرے پر صبر و رضا کا نمونہ پیش کیا اور حکومت پاکستان کے اب تک کے رویہ سے ہم مایوس ہیں کیونکہ نہ صرف مذہبی اشتعال انگیزی بڑھانے والوں کے خلاف حکومت نے کارروائی نہیں کی بلکہ آج تک کسی احمدی کے قاتل کو سزا نہیں دے سکی۔ اس لئے ہمارا مقدمہ صرف خدا کی عدالت میں ہے اور جو فیصلہ خدا صادر فرمائے گا ہم اس کے منتظر ہیں۔

☆-سانحہ گھٹیالیاں کے پانچ مرحومین کی نماز جنازہ مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کو گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول گھٹیالیاں کی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے جنازہ پڑھایا۔ احمدی احباب کی ایک بہت بڑی تعداد نے جن کی تعداد تین ہزار سے متجاوز تھی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اطراف اضلاع سیالکوٹ، نارووال، لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور گجرات وغیرہ سے احباب جماعت کے وفود نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد پانچوں شہداء کو گھٹیالیاں کے احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کیلئے مرکز سے جو وفد گیا اس میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، محترم مولانا راجہ نصیر احمد صاحب، محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں صاحب، محترم منیر احمد بسمل چٹھہ صاحب اور محترم شاہد احمد سعدی صاحب شامل تھے۔

جنازہ اور تدفین کے بعد مرکزی وفد کے بعض ارکان لاہور گئے اور میو ہسپتال میں جا کر زخمی احباب کی عیادت کی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ تمام زخمیوں کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ احباب کرام سے تمام زخمی احباب کی جلد اور کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ پانچوں شہداء کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI

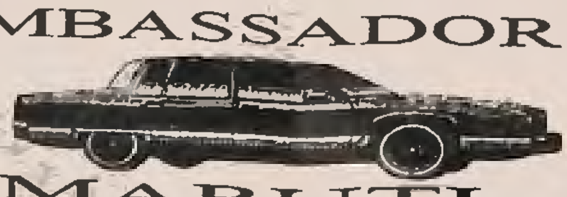

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی   اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 -1968)
AUTOMOTIVE RUBB... CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sopterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185. 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096. 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

روزے کی فرضیت مسائل واحکامات

مکرم سید قیام الدین برقؔ مبلغ سلسلہ بنارس

برکات سماوی اور فیوض یزدانی سے مملو شہر رمضان شروع ہو چکا ہے، یہ ماہ مبارک جماعت مومنین کے لئے چمن روحانیت کی موسم بہار کی حیثیت رکھتا ہے۔

ویسے روزے تو کئی قسم کے ہیں رمضان کے روزے کفارہ کے روزے نذر کے مانے ہوئے روزے زیر نظر مضمون میں صرف رمضان کے روزے کے متعلق مسائل واحکامات پر ہی روشنی ڈالی جائے گی۔

رمضان کے روزے

رمضان کے روزے قرآن سنت اور اجماع اُمت تینوں کی رو سے فرض ہیں۔ جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَo شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَ الْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ سورہ بقرہ آیت ۱۸۳، ۱۸۵ ترجمہ۔ اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پہلے فرض کیا گیا تھا تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق وباطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا اب تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اس کے روزے رکھے۔ پس پانچ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رُکن رمضان کا روزہ بھی ہے۔

رمضان کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جب رمضان آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم پر ایک ایسا بابرکت مہینہ سایہ فگن ہوا ہے جس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان قید کر دئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہ گیا۔" (نسائی)

پیارے امام عالیمقام حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "سوال یہ ہے کہ خواہ وہ آسمان کے دروازے ہوں یا جنت کے ان دروازوں سے کیا مراد ہے اور جو دروازے بند کئے جاتے ہیں وہ جہنم کے کون سے دروازے ہیں اور کس قسم کی زنجیریں ہیں جن میں شیطان جکڑا جاتا ہے۔ ایک بات تو قطعی ہے کہ اس کے عمومی معنے درست نہیں کیونکہ جہاں تک رمضان کے مہینہ کا تعلق ہے اس مہینہ میں دُنیا کی بھاری اکثریت پہلے کی طرح فسق وفجور میں مبتلا رہتی ہے اور رمضان کی قطعاً پرواہ نہیں کرتی۔ پس یہ کہنا کہ اس مہینہ میں شیطان جکڑا جاتا ہے یا رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں ... یہ دراصل حدیث کے مفہوم کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جب یہ فرمایا "اذا دخل شهر رمضان" کہ جب شہر رمضان داخل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بالعموم ساری دُنیا پر برکتیں لیکر آتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہاں برکتیں لیکر آتا ہے جہاں جہاں وہ داخل ہوتا ہے اور جس انسان کے وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہو جائیگا اس کے جہاں میں نیک تبدیلیاں پیدا ہو جائیں گی یعنی وہ انسان جو اپنے آپ کو رمضان کے تابع کر دے گا تو گویا رمضان المبارک اپنی ساری برکتوں کے ساتھ اس انسان میں داخل ہو گا۔ ایسے انسان کے جہاں میں جو بھی جنت کے دروازے ہیں وہ سارے کھل جائیں گے اور جہنم کے جتنے دروازے ہیں بند کر دیے جائیں گے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۸۶ء)

حدیث شریف میں ابو ہریرہؓ سے ہی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے اللہ پر ایمان اور اس کے اجر کی اُمید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دئے گئے۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ)

روزہ اور شفاعت

رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ قیامت کے دن روزے اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اس شخص کو (رمضان میں) دن کے وقت کھانے پینے اور شہوات نفسانی سے روکا تھا (یہ رُک گیا تھا) پس میری سفارش اس کے بارہ میں قبول فرما اور قرآن کہے گا اے میرے رب میں نے اس شخص کو رات سونے سے روک دیا تھا (یہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر قرآن پڑھتا تھا) پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی (اور اس شخص کو بخش دیا جائے گا") (بیہقی فی شعب الایمان)

روزہ اور نیت

روزہ کے لئے نیت کا ہونا ہر رات طلوع فجر کے وقت یا اس سے پہلے ہونا ضروری ہے چنانچہ حضرت ابن عمرؓ حضرت حفصہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے طلوع فجر کے ساتھ یا اس سے پہلے پختہ ارادہ (یعنی روزہ کی نیت) نہیں کی فلا صیام له اس کا کوئی روزہ نہیں" (ابو داؤد، ابن ماجہ نسائی)

رمضان کا روزہ کن پر فرض ہے؟

اس پر اجماع ہے کہ رمضان کا روزہ ہر عاقل، بالغ، تندرست، مقیم مرد و عورت مسلمان پر فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ یعنی تم میں سے جو بھی اس مہینہ کو پائے اس کے روزے رکھے۔

سحری

روزہ میں سحری کا کھانا مستحب ہے:

(۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سحری کھاؤ اس لئے کہ اس میں برکت ہے" (بخاری، مسلم ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۲) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سحری کا کھانا (باعث) برکت ہے" اس لئے تم اسے ترک نہ کرو، خواہ تم میں سے کوئی شخص پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ پی لے، اس لئے کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر سلامتی بھیجتے ہیں" (مسند امام احمد)

(۳) حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ "ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے" (ابو داؤد مسلم، ترمذی، نسائی)

اب آگے اس ضمن میں حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین اعظمؓ خلیفۃ المسیح الاول کا روزہ اور سحری کے بارہ میں ایک فرمان پیش خدمت ہے: "روزہ رکھنے کے لئے سحری کھانا مسنون ہے اور برکت بھی اس میں ہے" نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے (بخاری کتاب الصوم) البتہ یہ نہیں کہ اگر کوئی شخص سحری نہیں کھا سکا تو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ حضرت خلیفہ اول سے سوال کیا گیا کہ سحری کے بغیر روزہ رکھنا (آٹھ پہر روزہ) برائے تزکیہ نفس درست ہے تو فرمایا "اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھنا بڑا ضروری ہے۔ ہر ایک نیکی کا کام اسی وقت نیکی کا کام ہو سکتا ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اور آنحضرت ﷺ کے عمل درآمد کے موافق ہو۔ روزہ بغیر سحری کے رکھنا آنحضرت ﷺ نے عام لوگوں کے لئے پسند نہیں فرمایا" (بحوالہ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ :۱۸۰)

افطار

روزے کا وقت غروب آفتاب کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ جونہی آفتاب کے غروب ہو جانے کا یقین تام ہو روزہ افطار کر لینا چاہئے جس پر احادیث دال ہیں: (۱) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب ادھر سے (یعنی مشرق سے) رات آجاتی ہے اور ادھر سے (یعنی مغرب سے) رات چلی جاتی ہے، تو روزہ دار اپنا روزہ افطار کر لیتا ہے (بخاری)

(۲) حضرت سہل بن سعدؓ کی یہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "لوگ اس وقت تک خیریت سے رہیں گے جبتک وہ سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔" (بخاری و مسلم)

(۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دین اسلام اسوقت تک غالب رہے گا جبتک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے، یہود اور نصاریٰ اس میں تاخیر کرتے ہیں" (ابو داؤد نسائی)

کن چیزوں سے روزہ افطار کرنا افضل ہے اس ضمن میں فرمان رسول ﷺ ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نماز پڑھنے سے پہلے نبی کریم ﷺ چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے افطار فرماتے اور اگر وہ بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے"۔ (ابو داؤد، ترمذی)

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: "اگر تم میں سے کوئی شخص روزے سے ہو تو اسے چاہئے کہ چھوہاروں سے اپنا روزہ افطار کرے، لیکن اگر چھوہارے نہ ملیں، تو پانی سے روزہ افطار کریں اس لئے کہ پانی پاک کر دینے والی چیز ہے۔" (ترمذی)

روزہ افطار کرانے کا ثواب:

حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا، اس کے لئے روزہ دار کے برابر ثواب لکھ دیا گیا بغیر اس کے کہ خود روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے" (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) روزہ افطار کے وقت یہ دُعا پڑھی جائے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ۔ ترجمہ اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر اسے افطار کیا۔ پیاس دور ہو گئی آنتیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔ واضح رہے اس دُعا کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے روزہ دار کے لئے افطار کے وقت دُعا ہے جو کبھی رد نہیں کی جاتی (ابن ماجہ)

مسواک اور روزہ

روزہ دار کے لئے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں مسواک کرنا مسنون و مستحب ہے۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ (ترمذی)

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/- 200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

(0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol : 49 Thursday 14th Dec. 2000 Issue No : 50

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

صاحب نصاب احباب توجہ فرمائیں

احباب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور ہر صاحب نصاب مسلمان کیلئے اس کی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت ﷺ بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت ﷺ کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الاداز کوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرماویں۔

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس غلط رجحان کی اصلاح کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 5.11.99 میں ہدایت فرمائی ہے کہ :-

"زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے اپنے غریب بھائیوں وغیرہ کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اس کو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں ان سب کیلئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا اس میں دنیاوی منفعت شامل ہو جاتی ہے"۔

جملہ سیکرٹریان مال کو چاہئے کہ اپنی اپنی جماعت کے صاحب نصاب احباب کو اس فریضہ کی طرف توجہ دلائیں تا کہ زکوٰۃ کی مد میں زیادہ سے زیادہ وصولی ہو سکے۔ اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

اخبار "ہفت روزہ بدر" کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

رجسٹریشن نمبر R.N.61/57

۱۔ مقام اشاعت	:	قادیان
۲۔ وقفہ اشاعت	:	ہفت روزہ
۳۔ پرنٹر و پبلشر	:	منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
۴۔ قومیت	:	ہندوستانی
پتہ	:	محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)
۵۔ ایڈیٹر کا نام	:	منیر احمد خادم
قومیت	:	ہندوستانی
پتہ	:	محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)

میں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
پرنٹر و پبلشر قادیان
پروپرائٹر نگران بورڈ بدر

صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ کا دو روزہ صوبائی اجتماع مورخہ ۱۶، ۱۷ اگست کو بمقام ایرنا کولم منعقد ہو کر خیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ کیرلہ کی مختلف مجالس سے ۵۰۰ سے زائد نمائندگان کے علاوہ بعض انصار بزرگان بھی اس روحانی اجتماع میں شریک ہوئے۔

پہلا روز ۱۶/۹/۲۰۰۰ بروز ہفتہ :

۱۰ بجے محترم سجد صاحب پڑیات قائد علاقائی کیرلہ کی زیر صدارت افتتاحی جلسہ کا آغاز ہوا۔ محترم کے۔ ایس مظفر احمد صاحب آف کالیکٹ نے تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سنایا۔ محترم شان الرشید صاحب آف کوڈیا تھور نے نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اسکے بعد محترم صدر اجلاس نے عہد خدام الاحمدیہ دہرایا۔ محترم معتمد صاحب صوبائی نے رپورٹ پیش کی۔ اسکے بعد محترم اے پی کنجا محمد صاحب صوبائی امیر کیرلہ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خدام کو حضور انور کو باتوں پر لبیک کہنے کی نصیحت فرمائی۔ بعدہ محترم شیراز احمد صاحب نمائندہ مرکزیہ و قائد صوبائی تامل ناڈو نے تقریر کی آپ نے خلافت سے وابستگی کی نصیحت فرمائی۔ اسکے بعد محترم مولانا محمد عمر صاحب نے بعنوان آنحضور ﷺ سے رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب پر تقریر کی۔

بعدہ تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی اردو، عربی، ملیالم کے مقابلہ جات ہوئے۔ شام کو مجلس سوال و جواب میں محترم مولوی کے محمود احمد صاحب مشیر صوبائی امارت نے سوالوں کا جواب دیا۔ رات کو محترم ڈاکٹر راگھو نے بعنوان حادثات اور فرسٹ ایڈ، معلومات فراہم کیں۔ بعدہ سوالات کے جواب دئے۔ اسکے بعد کوئز اور دیگر مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرا روز ۱۷/۹/۲۰۰۰ بروز اتوار :

نماز تہجد کے ساتھ پروگراموں کو آغاز ہوا محترم مولوی ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے نماز تہجد پڑھائی اور نماز فجر کے بعد اطاعت پر مختصر درس دیا۔

صبح ترانہ، تقاریر، پیغام رسانی، اخبار تیار کرنے، مضمون نویسی، کے مقابلہ جات ہوئے۔ محترم ماسٹر کے جرلی نے بعنوان Genitic Engineering کلاس لی۔ ۳ بجے اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم سجد صاحب پڑیات شروع ہوا۔ محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن، نے "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بحیثیت موعود اقوام عالم" تقریر کی۔ محترم کے وی عیسیٰ کویا صاحب نے اجتماع کا جائزہ پیش کیا۔

محترم امیر صاحب صوبائی نے مختلف پروگراموں میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کو انعامات تقسیم کئے۔

اجتماعی دعا کے ساتھ دو روزہ اجتماع خیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (ابو صباح کاواشیری)

الیکٹرانکس رڈش انٹینا ٹریننگ کلاسز

جملہ اُمراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ الیکٹرانکس رڈش انٹینا گھریلو الکٹریکل کام (Home Appliances) اور نئے ٹرانسفارمر (Transformers) کے بارہ میں ٹریننگ کلاس مورخہ ۱۵/ فروری ۲۰۰۱ء تا ۱۵/ اپریل ۲۰۰۱ء دو ماہ تک قادیان میں منعقد ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

محترم جناب رشید خالد صاحب اور مکرم بشیر الشمس صاحب یہ کلاس لینگے۔ آپ خواہش مند افراد جماعت کی تصدیق کر کے ان کو اس کلاس میں شمولیت کیلئے بھجوا سکتے ہیں۔ درخواست دہندہ کم از کم میٹرک پاس ہونا چاہئے۔ گریجویٹ/ B.Sc طلباء کو فوقیت دی جائے گی۔

اس سلسلہ میں قادیان آنے اور واپس جانے کے اخراجات سفر کے ذمہ دار درخواست دہندگان ہی ہونگے۔ قیام و طعام کا جماعتی طور پر انتظام ہوگا۔ البتہ موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں۔ ایسے خواہش مند احمدی احباب داخلہ فارم کیلئے "نظارت اُمور عامہ" قادیان کو تحریر کریں۔ اوّل۔ دوئم آنے والے طلباء کو سمال انڈسٹری (Small Industries) کے سامان انعامات دیے جائینگے۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب اس میں ذوق و شوق سے حصہ لیں۔ (ناظر امور عامہ)